ماہنامہ

انصار اللہ

جملہ قارئین کی خدمت میں

نیا سال مبارک ہو

اراکین مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان سال 2009ء

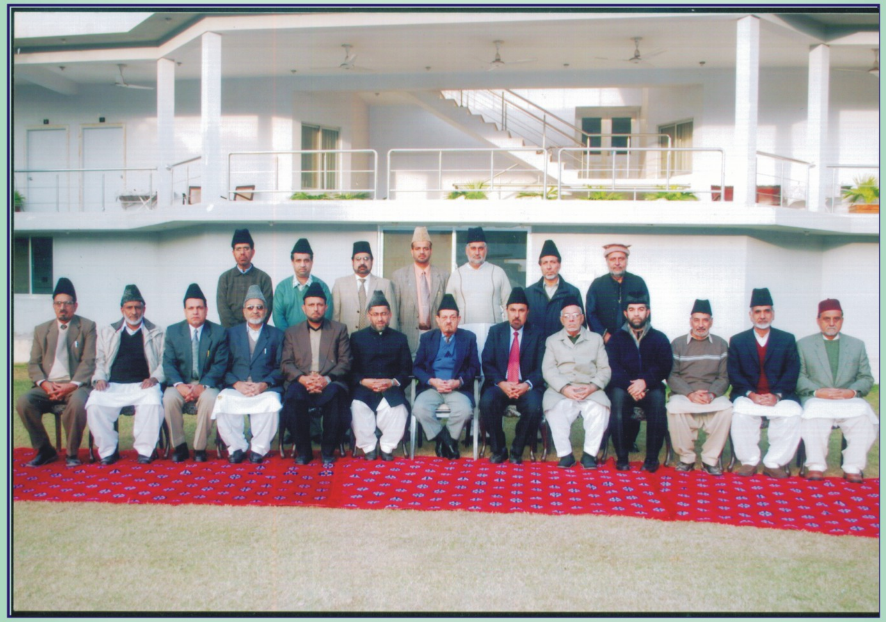

کرسیوں پر بیٹھے ہوئے۔ مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب قائد ایثار۔مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ ربوہ۔مکرم منیر احمد بسمل صاحب قائد تجنید۔مکرم سید طاہر احمد صاحب قائد مال۔مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب صدر
مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر و قائد تعلیم۔مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان۔مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نائب صدر اول۔مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب نائب صدر صفِ دوم
مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب قائد تحریک جدید۔مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب آڈیٹر۔مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب قائد وقفِ جدید۔مکرم عبدالجلیل صادق صاحب قائد ذہانت و صحت جسمانی

کھڑے ہوئے۔ مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب قائد تربیت نومبائعین۔مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن۔مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب قائد اشاعت۔مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تربیت
مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب معاون صدر۔مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد اصلاح و ارشاد۔مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب قائد عمومی

ایڈیٹر

محمد محمود طاہر

جنوری 2010ء

صلح 1389 ہش

تقرر صدر و نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ پاکستان

برائے سال 2010-2011ء

مجلس انصار اللہ پاکستان کے صدر اور نائب صدر صف دوم برائے سال 2010-2011ء کا انتخاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت مؤرخہ 6 دسمبر 2009ء کو مکرم و محترم سید عبدالحیٔ شاہ صاحب ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ انتخاب کی رپورٹ پیش ہونے پر حضور انور نے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کی بطور صدر مجلس انصار اللہ پاکستان اور مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب کی بطور نائب صدر صف دوم منظوری عطاء کرتے ہوئے فرمایا ہے:

”دونوں اکثریتی ووٹ والے منظور ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو احسن رنگ میں اپنے فرائض بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین“

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ تقرر ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ آمین

قائد عمومی

مجلس انصار اللہ پاکستان

احمدی انصار کی تعلیم وتربیت کیلئے

ماہنامہ

انصاراللہ

ایڈیٹر: محمد محمود طاہر

صلح 1389 ہش جنوری 2010ء

جلد ------------------------ 51

شمارہ ------------------------ 01

فون نمبر 047-6212982، فیکس 047-6214631

ای میل ansarullahpakistan@gmail.com

نائبین

☆ ریاض محمود باجوہ

☆ صفدر نذیر گولیکی

☆ محمود احمد اشرف

پبلشر: عبدالمنان کوثر

پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: فرحان احمد

مقام اشاعت: دفتر انصاراللہ

دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ)

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ: (پاکستان)

سالانہ .... ڈیڑھ سو روپے

قیمت فی پرچہ .... 15 روپے

اس شمارہ میں

اداریہ 2

القرآن 3

حدیث نبویؐ 4

عربی منظوم کلام 5

فارسی منظوم کلام 6

اردو منظوم کلام 7

کلام الامام 8

دین کو دنیا پر مقدم کرنا 9-15

عورتوں سے حسن سلوک طلاق اور خلع کے متعلق ارشادات 16-25

حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب کا ذکر خیر 26-28

ایک اونٹنی کی ہلاکت ایک قوم کی تباہی 29-33

اخبار مجالس 34-40

اداریہ

سال نو اور محاسبہ نفس

جملہ قارئین کرام کو سال نو ۲۰۱۰ء مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سال جمعہ کے مبارک دن سے شروع کیا ہے اور جمعہ کے دن ہی یہ سال ختم ہوگا۔ اللہ کرے کہ جس طرح جمعۃ المبارک کا دن اپنے اندر ڈھیروں برکتیں لئے ہوئے ہے یہ سال بھی احمدیوں کے لئے اور بنی نوع کے لئے بابرکت ثابت ہو اور دنیا اپنے مالک حقیقی کی ہدایت کی طرف توجہ کرتے ہوئے اپنی نجات کے سامان پیدا کرے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم جنوری کو بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ میں نئے سال کی مبارکباد دیتے ہوئے ہمیں حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں یاد کروایا ہے کہ حقیقی خوشی کا دن وہ ہوتا ہے جب انسان توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے عملی کوشش کرتا ہے۔

ہر گزرنے والا سال جہاں ہماری عمر کو بڑھا دیتا ہے وہاں زندگی کا سال کم کر دیتا ہے۔ ہر گزرنے والا لمحہ ہمیں محاسبہ نفس کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ گزرتے ہوئے لمحے اور ماہ و سال میں ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا اور نیا سال ہمیں گزشتہ کمیوں کو دور کرنے اور عزم نو کی دعوت دیتا ہے۔ ہر آن محاسبہ نفس کی طرف متوجہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نصیحت فرماتے ہیں:-

> ''چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور
> ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے تم نے کہ ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا''۔
>
> (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹، ص ۱۲)

محاسبہ نفس کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود کا یہ اقتباس ہمارے لئے مشعل راہ ہے کہ ہماری ہر رات اور ہر دن یہ گواہی دے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ لمحات گزارے ہیں۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کا ڈر ہمارے دلوں میں ہر وقت رہنا چاہیئے کہ کوئی ایسا عمل ہم سے سرزد نہ ہو جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت میں خلل پڑے اور وہ عمل اس کی ناراضگی کا موجب بنے بلکہ ہمارا ہر عمل ایسا ہو جس سے ہمارا مولیٰ ہم سے راضی ہو جائے اور وہ عمل ہمیں خدا کی محبت میں بڑھانے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ نیا سال ہمیں محبت الٰہی میں بڑھانے والا ہو اور سابقہ کمزوریوں کو ہم توبہ و استغفار سے دور کرنے والے بن جائیں۔ آمین

> عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ   مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ

القرآن

مجیب الدعوات

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ
السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ
اللّٰهِؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۳﴾
اَمَّنْ یَّهْدِیْكُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَمَنْ
یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖؕ ءَاِلٰهٌ
مَّعَ اللّٰهِؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾

(سورہ النمل آیت ۶۳،۶۴)

ترجمہ: یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قراری کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کردیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

ترجمہ: یا (پھر) وہ کون ہے جو خشکی اور تری کے اندھیروں میں تمہاری رہنمائی کرتا ہے اور کون ہے وہ جو اپنی رحمت کے آگے آگے خوشخبری کے طور پر ہوائیں چلاتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت بلند ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

(اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

......()......()......

حدیث نبوی ﷺ

راتوں کے تیر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: یَنْزِلُ رَبُّنَا کُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حَتّٰی یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَیَقُوْلُ: مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهُ مَنْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهُ وَمَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهُ۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ:۔ حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہمارا رب ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کا جواب دوں! کون ہے کہ جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں! کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں!

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ

(مسلم کتاب الصلوٰۃ ما یقول فی الرکوع والسجود)

ترجمہ:۔ حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اس لئے سجدے میں بہت دعا کیا کرو۔

عربی منظوم کلام

اِنَّا تَعَلَّقْنَا بِنُوْرِ حَبِیْبِنَا

حِبٌّ لَنَا فِیْ حُبِّهٖ نَتَحَبَّبُ
وَعَنِ الْمَنَازِلِ وَالْمَرَاتِبِ نَرْغَبُ

ہمارا ایک دوست ہے اور ہم اس کی محبت سے پُر ہیں اور مراتب اور منازل سے ہمیں بے رغبتی اور نفرت ہے

اِنِّیْ اَرَی الدُّنْیَا وَبَلْدَةَ اَهْلِهَا
جَدَبَتْ وَاَرْضُ وِدَادِنَا لَا تَجْدَبُ

میں دیکھتا ہوں کہ دنیا اور اس کے طالبوں کی زمین قحط زدہ ہوگئی ہے یعنی جلدی تباہ ہو جائے گی اور ہماری محبت کی زمین کبھی قحط زدہ نہیں ہوگی۔

یَتَمَایَلُوْنَ عَلَی النَّعِیْمِ وَاِنَّنَا
مِلْنَا اِلٰی وَجْهٍ یَسُرُّ وَیُطْرِبُ

لوگ دنیا کی نعمت پر جھکتے ہیں مگر ہم اس منہ کی طرف جھک گئے ہیں جو خوشی پہنچانے والا اور طرب انگیز ہے۔

اِنَّا تَعَلَّقْنَا بِنُوْرِ حَبِیْبِنَا
حَتّٰی اسْتَنَارَ لَنَا الَّذِیْ لَا یَخْشَبُ

ہم اپنے پیارے کے دامن سے آویختہ ہیں ایسے کہ جو صاف اور شفاف نہیں ہوسکتا وہ بھی ہمارے لئے منور ہوگیا۔

(القصائد الاحمدیہ مترجم جدید ایڈیشن صفحہ ۳۵۳،۳۵)

فارسی منظوم کلام

سینہ مے باید تہی از غیرِ یار!

سینہ مے باید تہی از غیر یار!
دل ہمے باید پُر از یاد نگار!

یار کے سوا ہر چیز سے سینہ خالی ہونا چاہیئے اور دل محبوب کی یاد سے بھرا رہنا چاہیئے

جاں ہمے باید براہِ اُو فدا
سر ہمے باید بپائے اُو نثار

جان اس کی راہ میں قربان ہونی چاہیئے اور اُس کے قدموں میں نثار ہونا چاہیئے

ہیچ دانی چیست دینِ عاشقاں
گویمت گر بشنوی عشّاق وار

کیا تجھے معلوم ہے کہ عاشقوں کا دین کیا ہوتا ہے؟ میں تجھے بتاتا ہوں اگر تو عاشقوں کی طرح سنے

از ہمہ عالم فرو بستن نظر
لوحِ دل شستن زغیر و دستدار

وہ یہ ہے کہ سارے جہاں کی طرف سے آنکھ بند کر لینا اور دوست کے سوا ہر چیز سے دل کی تختی کو دھو ڈالنا

(درثمین فارسی مترجم صفحہ ۱۵۰)

☆☆☆☆☆☆

اردو منظوم کلام

☆میں نہیں پاتا کہ تُجھ سا کوئی کرتا ہو پیار☆

مَیں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

اے فدا ہو تیری رہ میں میرا جسم و جان و دل
میں نہیں پاتا کہ تُجھ سا کوئی کرتا ہو پیار

اِبتدا سے تیرے ہی سائے میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار

نسلِ انساں میں نہیں دیکھی وفا جو تجھ میں ہے
تیرے بن دیکھا نہیں کوئی بھی یار غمگسار

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار

اِس قدر مُجھ پر ہوئیں تیری عِنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روز قیامت ہو شُمار

آسماں میرے لئے تُونے بنایا اِک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

تُونے طاعوں کو بھی بھیجا میری نُصرت کے لئے
تا وہ پورے ہوں نشاں جو ہیں سچائی کا مدار

ہو گئے بیکار سب حیلے جب آئی وہ بلا
ساری تدبیروں کا خاکہ اُڑ گیا مِثلِ غُبار

(درثمین اردو صفحہ ۱۲۵-۱۲۶)

☆☆☆☆☆☆

کلام الامام

قبولیتِ دُعا کے سلسلہ میں ایک نکتہ

’’کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان ایک امر کے لئے دعا کرتا ہے مگر وہ دعا اس کی اپنی ناواقفی اور نادانی کا نتیجہ ہوتی ہے یعنی ایسا امر خدا تعالیٰ سے چاہتا ہے جو اس کے لئے کسی صورت سے مفید اور نافع نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا رد تو نہیں کرتا لیکن کسی اور صورت میں پورا کر دیتا ہے۔ مثلاً ایک زمیندار جس کو ہل چلانے کے لئے بیل کی ضرورت ہے وہ بادشاہ سے جا کر ایک اونٹ کا سوال کرے اور بادشاہ جانتا ہے کہ اس کو دراصل بیل دینا مفید ہوگا اور وہ حکم دیدے کہ اس کو ایک بیل دے دو وہ زمیندار اپنی بیوقوفی سے کہہ دے کہ میری درخواست منظور نہیں ہوئی تو اس کی حماقت اور نادانی ہے لیکن اگر وہ غور کرے تو اس کے لئے یہی بہتر تھا۔ اس طرح پر اگر ایک بچہ آگ کے سرخ انگارے دیکھ کر ماں سے مانگے تو کیا مہربان اور شفیق ماں یہ پسند کرے گی کہ اس کو آگ کے انگارے دیدے۔ غرض بعض اوقات دعا کی قبولیت کے متعلق ایسے امور بھی پیش آتے ہیں۔ جو لوگ بے صبری اور بدظنی سے کام لیتے ہیں وہ اپنی دعا کو رد کرا لیتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم ص ۷۰۸)

دین کو دنیا پر مقدم کرنا

(رانا غلام مصطفی منصور صاحب مربی سلسلہ کراچی)

رب ذو الجلال قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:۔
ترجمہ: جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کردے اور سج دھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔ (یہ زندگی) اس بارش کی مثال کی طرح ہے جس کی روئیدگی کفار (کے دلوں) کو لبھاتی ہے۔ پس وہ تیزی سے بڑھتی ہے۔ پھر تو اسے زرد ہوتا ہوا دیکھتا ہے۔ پھر وہ ریزہ ریزہ ہوجاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب (مقدر) ہے نیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رضوان بھی جبکہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا ایک عارضی سامان ہے

(الحدید۔21)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں دنیا اور دنیاوی زندگی کی حقیقت بیان فرمائی ہے کہ یہ زندگی بے حقیقت ہے۔ اصل زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے لئے سب کچھ چھوڑنے اور ترک کردینے میں ہے اپنی ضرورتوں اور خواہشات پر اللہ کی رضا مقدم کرنے میں ہی دائمی زندگی ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت علیؓ کا واقعہ ملتا ہے کہ کس طرح انہوں نے اپنی تکلیف پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کیا آنکھوں کی تکلیف کے باوجود اپنے آرام وسکون کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ وہ واقعہ کچھ اس طرح ہے۔ حضرت سلمہ بن اکوع روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ غزوہ خیبر میں آنحضرت ﷺ سے پیچھے رہ گئے۔ ان کی آنکھوں میں آشوب تھا پھر کہنے لگے بھلا میں آنحضرت ﷺ کو چھوڑ دوں گا؟ (صرف آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے یہ نہیں ہوسکتا) اور نکل کھڑے ہوئے اور آنحضرت ﷺ سے جا ملے۔ جب وہ رات آئی جس کی صبح کو حضرت علیؓ نے خیبر فتح کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا یا ایسا شخص جھنڈا سنبھالے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول دونوں محبت کرتے ہیں یا وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے۔ اللہ اس کے ہاتھ پر خیبر کی فتح کرا دے گا۔ دوسرے دن کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ آن موجود ہوئے۔ صحابہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ان کے آنے کی امید نہ تھی۔ لوگوں نے کہا یہ حضرت علیؓ آپہنچے۔ حضور ﷺ نے انہیں جھنڈا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر کی فتح دی۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر باب ما قیل فی لواء النبیؐ)

حضرت علیؓ کے اس واقعہ میں ہمارے لئے واضح سبق موجود ہے کہ حضرت علیؓ نے آنکھوں کی تکلیف کے باوجود اپنے آرام وسکون پر

خدمتِ دین کو ترجیح دی اور جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کی تکلیف بھی دور کر دی اور آپؓ کے ہاتھ پر خیبر کی فتح عطا کی یعنی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے نتیجہ میں شفا بھی ملی اور کامیابی بھی عطا ہوئی۔

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''یہ حالت انسان کے اندر پیدا ہو جانا آسان بات نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کو آمادہ ہو جاوے مگر صحابہؓ کی حالت بتاتی ہے کہ انہوں نے اس فرض کو ادا کیا جب انہیں حکم ہوا کہ اس راہ میں جان دے دو۔ پھر وہ دنیا کی طرف نہیں جھکے۔ پس یہ ضروری امر ہے کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کر لو''۔

(ملفوظات جلد 4 ص 595)

حضورؑ فرماتے ہیں:۔

''دیکھو دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک تو وہ جو اسلام قبول کر کے دنیا کے کاروبار اور تجارتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ شیطان انکے سر پر سوار ہو جاتا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ تجارت کرنی منع ہے۔ نہیں۔ صحابہ تجارتیں بھی کرتے تھے۔ مگر وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو اسلام کے متعلق سچا علم جو یقین سے انکے دلوں کو لبریز کر دے انہوں نے حاصل کیا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ کسی میدان میں شیطان کے حملے سے نہیں ڈگمگائے۔ کوئی امر ان کو سچائی کے اظہار سے نہیں روک سکا۔ میرا مطلب اس سے صرف یہ ہے کہ جو بالکل دنیا ہی کے بندے اور غلام ہو جاتے ہیں گویا دنیا کے پرستار ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر شیطان اپنا غلبہ اور قابو پا لیتا ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو دین کی ترقی کی فکر میں ہو جاتے ہیں یہ وہ گروہ ہوتا ہے۔ جو حزب اللہ کہلاتا ہے اور جو شیطان اور اس کے لشکر پر فتح پاتا ہے''۔

(ملفوظات جلد دوم ص 142)

حضورؑ فرماتے ہیں:۔

''میں سچ کہتا ہوں کہ اصل مراد تب ہی حاصل ہوتی ہے۔ جب سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور درحقیقت دنیا پر دین کو مقدم کر دے۔

یاد رکھو مخلوق کو انسان دھوکہ دے سکتا ہے اور لوگ یہ دیکھ کر کہ پنج وقت نماز پڑھتا ہے یا اور نیکی کے کام کرتا ہے۔ دھوکہ کھا سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ دھوکہ نہیں کھا سکتا۔ اس لئے اعمال میں ایک خاص اخلاص ہونا چاہیے۔ یہی ایک چیز ہے جو اعمال میں صلاحیت اور خوبصورتی پیدا کرتی ہے''۔

(ملفوظات جلد 5 ص 88)

حضورؑ فرماتے ہیں:۔

''دین اور دنیا ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ سوائے اس حالت کے جب خدا چاہے تو کسی شخص کی فطرت کو ایسا سعید بنائے کہ وہ دنیا کے کاروبار میں پڑ کر بھی اپنے دین کو مقدم رکھے۔ ایسے شخص بھی دنیا میں ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء

میں ہے کہ ایک شخص ہزارہا روپیہ کے لین دین کرنے میں مصروف تھا۔ایک ولی اللہ نے اس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا دل باوجود اس قدر لین دین روپیہ کے خدا تعالیٰ سے ایک دم غافل نہ تھا۔ایسے ہی آدمیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

لاتلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ (النور 38) کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو غافل نہیں کرتی۔

اور انسان کا کمال بھی یہی ہے۔کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے۔وہ ٹٹو کس کام کا ہے۔جو بروقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے۔وہ قابل تعریف نہیں۔وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے۔وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔اسلام میں رہبانیت نہیں۔ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں کو اور بال بچوں کو ترک کر دو اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو۔نہیں بلکہ ملازم کو چاہیے کہ وہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے''۔

(ملفوظات جلد 5 ص 162)

حضورؑ فرماتے ہیں:۔

''دین کو دنیا پر مقدم رکھنا نہایت مشکل امر ہے کہنے کو تو انسان کہہ لیتا ہے اور اقرار بھی کر لیتا ہے۔مگر اس کا پورا کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔دین کو دنیا پر مقدم رکھنا اس طرح سے پہچانا جاتا ہے کہ جب انسان کا دنیوی مال میں نقصان ہو تو کس قدر درد اس کے دل کو پہنچتا ہے اور اس کے بالمقابل جب کسی دینی امر میں نقصان ہو جائے تو پھر کس قدر درد اس کے دل کو ہوتا ہے۔انسان کو چاہیئے کہ اس شناخت کے واسطے اپنے دل کو ہی ترازو بنائے۔کہ دنیاوی نقصان کے واسطے وہ کس قدر بیقرار ہوتا ہے اور چیختا چلاتا ہے اور پھر دینی نقصان کے وقت اس کا کیا حال ہوتا ہے؟ بد ہے وہ شخص جو دوسرے کو دھوکہ دیتا ہے۔مگر بدتر وہ ہے جو اپنے آپ کو بھی دھوکا دیتا ہے دین کو مقدم نہیں کرتا اور خیال کرتا ہے کہ میں دین کو مقدم کئے ہوئے ہوں۔وہ سچے طور پر خدا تعالیٰ کا فرمانبردار نہیں بنا اور ظن کرتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔جو شخص دوسرے پر ظلم کرتا ہے ممکن ہے وہ ظلم کر کے بھاگ جائے گا اور اس طرح اپنے آپ کو بچائے۔مگر وہ جس نے اپنی جان پر ظلم کیا وہ کہاں بھاگ کر جائے گا اور اس ظلم کی سزا سے کس طرح بچ سکے گا۔مبارک ہے وہ جو دین کو اور خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر مقدم رکھتا ہے۔کیونکہ خدا بھی اسے مقدم رکھتا ہے''۔

(ملفوظات جلد 5 ص 235)

حضورؑ فرماتے ہیں:۔

''ہم یہ نہیں کہتے کہ زراعت والا زراعت کو اور تجارت والا تجارت کو،ملازمت والا ملازمت کو اور صنعت وحرفت والا اپنے کاروبار کو ترک کر دے اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جائے۔بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ **لاتلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ** (النور:38) والا معاملہ ہے۔

دست با کار و دل با یار والی بات ہو۔تاجر اپنے کاروبار تجارت میں اور زمیندار اپنے امورِ زراعت میں اور بادشاہ اپنے تخت

حکومت پر بیٹھ کر، غرض جو جس کام میں ہے۔ اپنے کاموں میں خدا کو نصب العین رکھے اور اس کی عظمت اور جبروت کو پیش نظر رکھ کر اس کے احکام اور اوامر ونواہی کا لحاظ رکھتے ہوئے جو چاہے کرے۔ اللہ سے ڈر اور سب کچھ کر۔

اسلام کہاں ایسی تعلیم دیتا ہے کہ تم کاروبار چھوڑ کر لنگڑے لولوں کی طرح نکمے بیٹھے رہو اور بجائے اس کے کہ اوروں کی خدمت کرو خود دوسروں پر بوجھ بنو نہیں بلکہ سست ہونا گناہ ہے۔ بھلا ایسا آدمی پھر خدا اور اس کے دین کی کیا خدمت کر سکے گا۔ عیال واطفال جو خدا نے اس کے ذمے لگائے ہیں ان کو کہاں سے کھلائے گا۔ پس یاد رکھو کہ خدا کا یہ ہرگز منشا نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کر دو۔ بلکہ اس کا جو منشا ہے وہ یہ ہے کہ قد افلح من زکّٰھا (الشمس:10) تجارت کرو، زراعت کرو، ملازمت کرو اور حرفت کرو جو چاہو کرو۔ مگر نفس کو خدا تعالیٰ کی نافرمانی سے روکتے رہو اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کر دیں۔ پھر جو تمہاری دنیا ہے یہی دین کے حکم میں آجاوے گی۔ انسان دنیا کے واسطے پیدا نہیں کیا گیا دل پاک ہو اور ہر وقت یہ لو اور تڑپ لگی ہوئی ہو کہ کسی طرح خدا خوش ہو جائے تو پھر دنیا بھی اس کے واسطے حلال ہے"۔

(ملفوظات جلد 5 ص 550)

حضورؑ فرماتے ہیں:۔

''بیعت کے وقت جو اقرار کیا جاتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یہ اقرار خدا کے سامنے اقرار ہے اب چاہیے کہ اس پر موت تک خوب قائم رہے ورنہ سمجھو کہ بیعت نہیں کی اور اگر قائم ہو گے تو اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں برکت دے گا۔ اپنے اللہ کے منشاء کے مطابق پورا تقویٰ اختیار کرو۔ زمانہ نازک ہے۔ قہر الٰہی نمودار ہو رہا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنا لے گا۔ وہ اپنی جان اور اپنی آل واولاد پر رحم کرے گا''۔

(ملفوظات جلد 3 ص 67،68)

حضورؑ فرماتے ہیں:۔

''جب انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ میں تمام گناہوں سے بچوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا تو اس کے یہ معنے ہیں کہ اگرچہ مجھے اپنے بھائیوں، قریبی رشتہ داروں اور سب دوستوں سے قطع تعلق ہی کرنا پڑے مگر میں خدا تعالیٰ کو سب سے مقدم رکھوں گا اور اسی کیلئے اپنے تعلقات چھوڑتا ہوں ایسے لوگوں پر خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔ کیونکہ انہیں کی توبہ دلی توبہ ہوتی ہے''۔

(ملفوظات جلد 3 ص 219)

سیدنا حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔'' لا الٰہ الا اللہ کے کہنے میں ہم سب یہ اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود محبوب اور مطاع نہ ہوگا اور کوئی غرض ومقصد اللہ تعالیٰ کے اس راہ میں روک نہ ہوگی۔ اس امام نے اس مطلب کو ایک اور رنگ میں ادا کیا ہے کہ ہم سے یہ اقرار لیتا ہے'' دین کو دنیا پر مقدم کروں گا''

اب اس اقرار کو مدنظر رکھ کر اپنے عمل درآمد کو سوچ لو کہ کیا اللہ تعالیٰ کے احکام اور اوامر ونواہی مقدم ہیں یا دنیا کے اغراض ومطالب؟ اس اقرار کا منشاء یہ ہے کہ ساری جزئیں اللہ کے خوف کی اور حصول مطالب کی امید کی اللہ تعالیٰ کے سوا نہ

رہیں یعنی خوف ہو تو اسی سے امید ہو تو اسی سے! وہی معبود ہو۔ اسی کی عظمت وجبروت کا خوف ہو جس سے اطاعت کو جوش پیدا ہو۔ ایسی اطاعت اور عبادت روح میں ایک تذلل اور انکساری پیدا کرے گی جس سے سرور اور لذت پیدا ہوگی اور عملی زندگی کو قوت ملے گی''۔

(حقائق الفرقان جلد 4 ص 126.127)

آپ مزید فرماتے ہیں فرماتے ہیں:۔

''ہماری جماعت امام کے ہاتھ پر معاہدہ کرتی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ رنج میں راحت میں عسر میں یسر میں قدم آگے بڑھاؤں گا۔ بغاوت اور شرارت کی راہوں سے بچنے کا اقرار کرتا ہے۔ غرض ایک عظیم الشان معاہدہ ہوتا ہے پھر دیکھا جاوے کہ نفسانی اغراض اور دنیوی مقاصد کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔ یا دین کو مقدم کرتا ہے، عامہ مخلوقات کے ساتھ نیکی اور مسلمانوں کے ساتھ خصوصاً نیکی کرتا ہے یا نہیں۔ ہر امر میں خداتعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھے''۔

(حقائق الفرقان جلد 4 ص 289، 290)

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی ایک شاندار اور عظیم الشان مثال امت مسلمہ میں ہمیں ملتی ہے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی بیان فرماتے ہیں کہ ''حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب عراق میں قادسیہ کے مقام پر جنگ جاری تھی تو کسریٰ میدان جنگ میں ہاتھی لایا۔ اونٹ ہاتھی سے ڈرتا ہے اس لئے وہ انہیں دیکھ کر بھاگتے تھے اور اس طرح مسلمانوں کو بہت نقصان ہوا اور بہت سے مسلمان مارے گئے۔ آخر ایک دن مسلمانوں نے فیصلہ کیا کہ خواہ کچھ ہو آج ہم میدان سے ہٹیں گے نہیں۔ جب تک دشمن کو شکست نہ دے دیں۔

ایک عورت حضرت خنساءؓ اپنے چار بیٹوں کو لے کر میدانِ جنگ میں آئیں اور ان کو مخاطب کر کے کہنے لگیں کہ پیارے بیٹو! تمہارے باپ نے اپنی زندگی میں ساری جائیداد تباہ کر دی تھی اور مجھے مجبور کیا کہ میں اپنے بھائی سے کہوں کہ وہ مجھے حصہ دے۔ چنانچہ میں اس کے پاس گئی اس نے میرا بڑا اعزاز کیا بڑی دعوت کی اور پھر اپنی جائیداد میں سے آدھی مجھے بانٹ دی۔ میں وہ لے کر چلی گئی۔ تو تمہارے باپ سے میں نے کہا کہ اب تو آرام سے گزارا کرو۔ مگر اس نے پھر اُسے بھی برباد کر دیا اور پھر مجبور کر کے میرے بھائی کے پاس مجھے بھیجا۔ پھر میں اس کے پاس گئی اس نے پھر میرا اعزاز واحترام کیا اور پھر بقیہ میں سے مجھے آدھی جائیداد بانٹ دی مگر وہ بھی تمہارے باپ نے برباد کر دی اور پھر مجھے مجبور کیا کہ اپنے بھائی سے جا کر حصہ لوں۔ چنانچہ میں پھر بھائی کے پاس گئی اور اس نے پھر بقیہ جائیداد بانٹ دی مگر وہ بھی تمہارے باپ نے برباد کر دی اور جب تمہارا باپ مرا تو اس نے کوئی جائیداد نہ چھوڑی۔ میں اس وقت جوان تھی۔ تمہارے باپ کی کوئی جائیداد نہ تھی پھر اپنی زندگی میں اس نے میرے ساتھ کوئی حسن سلوک بھی نہ کیا تھا اور اگر عرب کے رسم ورواج کے مطابق میں بدکار ہو جاتی تو کوئی اعتراض کی بات نہ تھی مگر میں نے اپنی تمام عمر نیکی سے گزاری۔ اب کل فیصلہ کن جنگ ہونے والی ہے میرے تم پر بہت حقوق ہیں۔ کل کفر اور اسلام میں مقابلہ ہوگا۔ اگر تم فتح حاصل کئے بغیر واپس آئے تو میں خداتعالیٰ کے حضور کہوں گی کہ میں ان کو اپنا کوئی بھی حق نہیں

بخشتی۔اس طرح اس نے اپنے چاروں بیٹوں کو جنگ میں تیار کر کے بھیج دیا اور پھر گھبرا کر خود جنگل میں چلی گئی اور وہاں تنہائی میں سجدہ میں گر کر اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے لگی اور دعا یہ کی کہ اے میرے خدا میں نے اپنے چاروں بیٹوں کو دین کی خاطر مرنے کیلئے بھیج دیا ہے لیکن تجھ میں یہ طاقت ہے کہ ان کو زندہ واپس لے آئے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ مسلمانوں کو فتح بھی ہوگئی اور اس کے چاروں بیٹے بھی زندہ واپس آ گئے۔

(تفسیر کبیر جلد 7 ص 338.339)

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی برکتوں سے اللہ تعالیٰ نے اس ماں کو نوازا اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے عاشق صادق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو بھی ایسے جاں نثار مخلصین عطا فرمائے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے رب ذوالجلال کی رضا کی خاطر اپنی عزیز جان تک قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتے ایک ایسے ہی باوفا فدائی کی عظیم الشان قربانی کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''دیکھو مولوی عبد اللطیف صاحب شہید اسی بیعت کی وجہ سے پتھروں سے مارے گئے۔ایک گھنٹہ تک برابر ان پر پتھر برسائے گئے۔حتیٰ کہ ان کا جسم پتھروں میں چھپ گیا۔مگر انہوں نے اُف تک نہ کی۔ایک چیخ نہ ماری۔بلکہ ان کو اس ظالمانہ کارروائی سے پیشتر تین بار خود امیر نے اس امر سے توبہ کرنے کے واسطے کہا اور وعدہ کیا کہ اگر تم توبہ کرو تو معاف کر دیا جاوے گا اور پیشتر سے زیادہ عزت اور عہدہ عطا کیا جاوے گا۔مگر وہ تھا کہ خدا کو مقدم کیا اور کسی دکھ کی جو خدا کے واسطے اُن پر آنے والا تھا پروا نہ کی اور ثابت قدم رہ کر ایک نہایت عمدہ زندہ نمونہ اپنے کامل ایمان کا چھوڑ گئے۔وہ بڑے فاضل، عالم اور محدث تھے۔سنا ہے کہ جب ان کو پکڑ کر لے جانے لگے تو ان سے کہا گیا کہ اپنے بال بچوں سے مل لو ان کو دیکھ لو۔مگر انہوں نے کہا کہ اب کچھ ضرورت نہیں۔یہ ہے بیعت کی حقیقت اور غرض وغایت''۔

(ملفوظات جلد 5 ص 457)

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں تا کہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہوجائے۔اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہوجاؤ۔محمد رسول اللہ ﷺ کا تخت آج مسیحؑ نے چھینا ہوا ہے۔تم نے مسیحؑ سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہ ﷺ کو دینا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں

وہ خدا کہہ رہا ہے۔میری آواز نہیں ہے۔میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔تم میری مانو!خدا تمہارے ساتھ ہو،خدا تمہارے ساتھ ہو خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔ آمین

(سیر روحانی ص619،620)

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔(آمین)

تقرر مدیر ماھنامہ انصاراللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے سال2010ء کے لئے مکرم ومحترم محمد محمود طاہر صاحب کو مدیر ماہنامہ انصاراللہ مقرر کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ تقرر مبارک فرمائے اور مقبول خدمت دین بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس انصاراللہ پاکستان

الوداع

مکرم ومحترم نصیر احمد انجم صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ سابق مدیر 2007ء تا 2009ء تک بطور مدیر انصاراللہ خدمات انجام دیتے رہے۔ہر چند کہ اس دوران وہ علیل بھی ہوئے اور ہارٹ سرجری بھی کروانی پڑی۔ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت والی عمر عطا فرمائے۔

وہ اب **الوداع** ہو رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں ان خدمات کی احسن جزاء دے۔ آمین

ادارہ

عورتوں سے حسن سلوک، طلاق اور خُلع کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زریں ارشادات

(مکرم اقبال حیدر یوسفی صاحب ماڈل کالونی کراچی)

نکاح کے مصالح

''عورت کا جوڑ ااپنے خاوند سے پاکدامنی اور فرمانبرداری اور باہم رضامندی پر موقوف ہے اور اگر ان تین باتوں میں سے کسی ایک بات میں بھی فرق آجاوے تو پھر یہ جوڑ قائم رہنا محالات میں سے ہوجاتا ہے۔ انسان کی بیوی اسکے اعضاء کی طرح ہے۔ پس اگر کوئی عضو سڑ گل جائے یا ہڈی ایسی ٹوٹ جائے کہ قابل پیوند نہ ہو۔ تو پھر بجز کاٹنے کے اور کیا علاج ہے اپنے عضو کو اپنے ہاتھ سے کاٹنا کوئی نہیں چاہتا۔ کوئی بڑی ہی مصیبت پڑتی ہے تب کاٹا جاتا ہے پس جس حکیم مطلق نے انسان کے مصالح کے لئے نکاح تجویز کیا ہے اور چاہا ہے کہ مرد اور عورت ایک ہوجائیں۔ اسی نے مفاسد ظاہر ہونے کے وقت اجازت دی ہے کہ اگر آرام اس میں متصور ہو کہ کرم خوردہ دانت یا سڑے ہوئے عضو یا ٹوٹی ہوئی ہڈی کی طرح موذی کو علیحدہ کردیا جائے تو اسی طرح کاربند ہوکر اپنے تئیں فوق الطاقت آفت سے بچالیں کیونکہ جس جوڑ سے وہ فوائد مرتب نہیں ہوسکتے کہ جو اس جوڑ کی علت غائی ہیں بلکہ انکی ضد پیدا ہوتی ہے تو وہ جوڑ درحقیقت جوڑ نہیں ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 10۔ آریہ دھرم صفحہ 66،65)

عورتوں کے حقوق

''عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت (دین حق) نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرمادیا ہے۔ **وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ (البقرہ 229)**

کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں گالیاں دیتے ہیں حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور پردہ کا حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کردیتے ہیں۔

چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم ص300-301)

طلاق جائز لیکن سب سے بُری چیز ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

''جائز چیزوں میں سے سب سے زیادہ بُرا خدا اور اس کے رسول نے طلاق کو قرار دیا ہے۔ اور یہ صرف ایسے موقعوں کے لئے رکھی گئی ہے جبکہ اشد ضرورت ہو۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے جو رب ہے کہ سانپوں اور بچھوؤں کے لئے خوراک مہیا کی ہے ویسا ہی ایسے انسانوں کے لئے جنکی حالتیں بہت گری ہوئی ہیں جو اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکتے طلاق کا مسئلہ بنا دیا ہے کہ وہ اس طرح ان آفات اور مصیبتوں سے بچ جاویں جو طلاق کے نہ ہونے کی صورت میں پیش آئیں۔ یا بعض اوقات دوسرے لوگوں کو بھی ایسی صورتیں پیش آجاتی ہیں۔ اور ایسے واقعات ہو جاتے ہیں کہ سوائے طلاق کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ پس (دین حق) نے جو کہ تمام مسائل پر حاوی ہے یہ مسئلہ طلاق کا بھی رکھ دیا ہے اور ساتھ ہی اس کو مکروہ بھی قرار دیا ہے''۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 272-273)

طلاق کی ضرورت

''اگر طلاق ایسا امر ہوتا جو کہ کانشنس کے خلاف ہے تو پھر دیگر اقوام بھی اسے بجا نہ لاتیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بھی ایسی قوم نہیں جو ضرورت کے وقت عورت کو طلاق نہ دیتی ہو''۔

(ملفوظات جلد سوم ص276)

''روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ انکے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو''۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 25 حاشیہ)

تین طلاقوں کی اجازت میں حکمت

''ایک صاحب نے سوال کیا کہ جو لوگ ایک ہی دفعہ تین طلاق لکھ دیتے ہیں انکی وہ طلاق جائز ہوتی ہے یا نہیں؟ اسکے جواب میں فرمایا کہ قرآن شریف کے فرمودہ کی رو سے تین طلاق دی گئی ہوں اور ان میں سے ہر ایک کے درمیان اتنا ہی

وقفہ رکھا گیا جو قرآن شریف نے بتایا ہے تو ان تینوں کی عدت گزرنے کے بعد اس خاوند کا کوئی تعلق اس بیوی سے نہیں رہتا۔ ہاں اگر کوئی شخص اس عورت سے عدت گزرنے کے بعد نکاح کرے اور پھر اتفاقاً وہ اسکو طلاق دیدے تو اس خاوند اول کو جائز ہے کہ اس بیوی سے نکاح کرلے لیکن اگر دوسرا خاوند خاوند اول کی خاطر سے یا لحاظ سے اس بیوی کو طلاق دے کہ تا وہ پہلا خاوند اس سے نکاح کرلے تو یہ حلالہ ہوتا ہے اور یہ حرام ہے۔ لیکن اگر تین طلاق ایک ہی وقت میں دی گئی ہوں تو اس خاوند کو یہ فائدہ دیا گیا ہے کہ وہ عدت کے گزرنے کے بعد بھی اس عورت سے نکاح کرسکتا ہے۔ کیونکہ یہ طلاق ناجائز طلاق تھی۔ دراصل قرآن شریف میں غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو یہ امر نہایت ہی ناگوار ہے کہ پرانے تعلقات والے خاوند اور بیوی آپس کے تعلقات کو چھوڑ کر الگ الگ ہو جاویں یہی وجہ ہے کہ اس نے طلاق کے واسطے بڑی بڑی شرائط لگائی ہیں۔ وقفہ کے بعد تین طلاق کا دینا اور انکا ایک ہی جگہ رہنا وغیرہ یہ امور سب اس واسطے ہیں کہ شاید کسی وقت انکے دلی رنج دور ہو کر آپس میں صلح ہو جاوے اکثر دیکھا جاتا ہے کہ کبھی کوئی قریبی رشتہ دار وغیرہ آپس میں لڑائی کرتے ہیں اور تازہ جوش کے وقت میں حکام کے پاس عرضی پرچے لیکر آتے ہیں تو آخر دانا حکام اس وقت انکو کہہ دیتے ہیں کہ ایک ہفتہ کے بعد آنا۔ اصل غرض انکی صرف یہی ہوتی ہے کہ یہ آپس میں صلح کرلیں گے انکے یہ جوش فرو ہونگے تو پھر انکی مخالفت باقی نہ رہے گی اسی واسطے وہ اس وقت انکی وہ درخواست لینا مصلحت کے خلاف جانتے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی مرد اور عورت کے الگ ہونے کے واسطے کافی موقع رکھ دیا ہے۔ یہ ایک ایسا موقع ہے کہ طرفین کو اپنی بھلائی برائی کے سوچنے کا موقع مل سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے الطلاق مرتان (البقرة:230) یعنی دو دفعہ کی طلاق ہونے کے بعد یا اسے اچھی طرح سے رکھ لیا جاوے یا احسان سے جدا کردیا جاوے۔ اگر اتنے لمبے عرصہ میں بھی انکی آپس میں صلح نہیں ہوتی تو پھر ممکن نہیں کہ وہ اصلاح پذیر ہوں''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 212،213)

ایک ہی وقت میں تین طلاقیں

''طلاق ایک وقت میں کامل نہیں ہوسکتی۔ طلاق میں تین طہر ہونے ضروری ہیں۔ فقہا نے ایک ہی مرتبہ تین طلاق دے دینی جائز رکھی ہے۔ مگر ساتھ ہی اسمیں یہ رعایت بھی ہے کہ عدت کے بعد اگر خاوند رجوع کرنا چاہے تو وہ عورت اس خاوند سے نکاح کرسکتی ہے اور دوسرے شخص سے بھی کرسکتی ہے۔

قرآن کریم کی رو سے جب تین طلاق دے دی جاویں تو پہلا خاوند اس عورت سے نکاح نہیں کرسکتا۔ جب تک کہ وہ کسی اور کے نکاح میں آوے اور پھر وہ دوسرا خاوند بلا عمداً اسے طلاق دے دے۔ اگر وہ عمداً اسی لئے طلاق دیگا کہ اپنے پہلے خاوند سے پھر نکاح کرلیوے تو یہ حرام ہوگا۔ کیونکہ اسی کا نام حلالہ ہے جو کہ حرام ہے۔ فقہا نے جو ایک دم کی تین طلاقوں کو جائز رکھا ہے اور پھر عدت کے گزرنے کے بعد اسی خاوند سے نکاح کا حکم دیا گیا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس نے اول اسے شرعی طریق سے طلاق نہیں دی۔

قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو طلاق بہت ناگوار ہے۔ کیونکہ اس سے میاں بیوی دونوں کی خانہ بربادی ہوجاتی ہے اس واسطے تین طلاق اور تین طہر کی مدت مقرر ہے کہ اس عرصہ میں دونوں اپنا نیک وبد سمجھ کر اگر صلح چاہیں تو کرلیں"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 215)

مزاجوں میں ناموافقت

"عورت مرد کا معاملہ آپس میں جو ہوتا ہے اس پر دوسرے کو کامل اطلاع نہیں ہوتی بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی فحش عیب عورتوں میں نہیں ہوتا مگر تاہم مزاجوں کی ناموافقت ہوتی ہے جو کہ باہمی معاشرہ میں مخل ہوتی ہے ایسی صورت میں مرد طلاق دے سکتا ہے۔

بعض وقت عورت کو ولی ہو اور بڑی عابد اور پرہیز گار اور پاک دامن ہو اور اسکو طلاق دینے میں خاوند کو بھی رحم آتا ہو بلکہ وہ روتا بھی ہو۔ مگر پھر بھی چونکہ اسکی طرف سے کراہت ہوتی ہے اسلئے وہ طلاق دے سکتا ہے۔ مزاجوں کا آپس میں موافق نہ ہونا یہ بھی ایک شرعی امر ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 276)

طلاق ایک سنجیدہ معاملہ ہے

"اگر شرط ہو کہ فلاں بات ہو تو طلاق ہے اور وہ بات ہوجائے تو پھر واقعی طلاق ہوجاتی ہے جیسے کوئی شخص کہے کہ اگر فلاں پھل کھاؤں تو طلاق ہے اور وہ پھل کھالے تو طلاق ہوجاتی ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ نمبر 333)

دو بیویوں کے ساتھ سلوک

"ایک صاحب نے اول بڑے چاؤ سے ایک شریف لڑکی کے ساتھ نکاح ثانی کیا مگر بعد ازاں بہت خفیف عذر پر دس ماہ کے اندر ہی انہوں چاہا کہ اس سے قطع تعلق کرلیا جاوے۔ اس پر حضرت اقدس کو بہت سخت ملال ہوا اور فرمایا کہ مجھے اس قدر غصہ ہے کہ میں اسے برداشت نہیں کرسکتا اور ہماری جماعت میں ہوکر پھر یہ ظالمانہ طریق اختیار کرنا سخت عیب کی بات ہے۔ چنانچہ دوسرے دن پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ وہ صاحب اپنی اس نئی یعنی دوسری بیوی کو علیحدہ مکان میں رکھیں جو کچھ زوجہ اول کو دیویں وہی اسے دیویں ایک شب ادھر رہیں تو ایک شب اُدھر رہیں۔ اور دوسری عورت کوئی لونڈی غلام نہیں ہے بلکہ بیوی ہے اسے زوجہ اول کا دست نگر کرکے نہ رکھا جاوے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 345)

ساس سُسر کا احترام کرو

''یہ مرض عورتوں میں بہت کثرت سے ہوا کرتا ہے کہ وہ ذرا سی بات پر بگڑ کر اپنے خاوند کو بہت کچھ بھلا برا کہتی ہیں۔ بلکہ اپنی ساس اور سسر کو بھی سخت الفاظ سے یاد کرتی ہیں حالانکہ وہ اسکے خاوند کے بھی قابل عزت بزرگ ہیں۔ وہ اسکو ایک معمولی بات سمجھ لیتی ہیں اور ان سے لڑنا وہ ایسا ہی سمجھتی ہیں جیسا کہ محلّہ کی اور عورتوں سے جھگڑا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کی خدمت اور رضا جوئی ایک بہت بڑا فرض مقرر کیا ہے۔ یہاں تک کہ حکم ہے کہ اگر والدین کسی لڑکے کو مجبور کریں کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے دے تو اس کے لڑکے کو چاہیے کہ وہ طلاق دیدے پس جب ایک عورت کی ساس اور سسر کے کہنے پر اسکو طلاق مل سکتی ہے تو اور کون سی بات رہ گئی ہے''۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 180,179)

عورت کو خُلع کا اختیار

''شریعت اسلام نے صرف مرد کے ہاتھ میں ہی یہ اختیار نہیں رکھا کہ جب کوئی خرابی دیکھے یا ناموافقت پاوے تو عورت کو طلاق دیدے بلکہ عورت کو بھی یہ اختیار دیا ہے کہ وہ بذریعہ حاکم وقت کے طلاق لے لے اور جب عورت بذریعہ حاکم کے طلاق لیتی ہے تو اسلامی اصطلاح میں اس کا نام خُلع ہے۔ جب عورت مرد کو ظالم پاوے یا وہ اس کو ناحق مارتا ہو یا اور طرح سے ناقابل برداشت بدسلوکی کرتا ہو یا کسی اور وجہ سے ناموافقت ہو یا وہ مرد دراصل نامرد ہو یا تبدیل مذہب کرے یا ایسا ہی کوئی اور سبب پیدا ہو جائے جسکی وجہ سے عورت کو اس کے گھر میں آباد رہنا ناگوار ہو تو ان تمام حالتوں میں عورت یا اس کے کسی ولی کو چاہئے کہ حاکم وقت کے پاس یہ شکایت کرے اور حاکم وقت پر یہ لازم ہوگا کہ اگر عورت کی شکایت واقعی درست سمجھے تو اس عورت کو اس مرد سے اپنے حکم سے علیحدہ کردے اور نکاح کو توڑ دے۔ لیکن اس حالت میں اس مرد کو بھی عدالت میں بلانا ضروری ہوگا کہ کیوں نہ اس کی عورت کو اس سے علیحدہ کیا جائے''۔

(روحانی خزائن جلد نمبر 23 چشمہ معرفت صفحہ 289,288)

''مجبوریوں کے وقت عورت کے لئے بھی راہ کھلی ہے کہ اگر مرد بیکار ہو جاوے تو حاکم کے ذریعہ سے خلع کرالیں جو طلاق کا قائمقام ہے۔۔۔۔۔۔ اگر عورت مرد کے تعدد ازدواج پر ناراض ہے تو وہ بذریعہ حاکم خلع کرا سکتی ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 81,80)

تین طلاقوں کے بعد دائمی جدائی

فرمایا: ''اگر تیسری طلاق جو تیسرے حیض کے بعد ہوتی ہے دے دے تو اب وہ عورت اب اس کی عورت نہیں رہی۔

اور جب تک وہ دوسرا خاوند نہ کرلے۔ تب تک نیا نکاح اس سے نہیں ہوسکتا (یعنی ایسے شخص کی سزا یہی ہے جو باوجود ہدایت متذکرہ بالا کے پھر نہ سمجھے اور چونکہ یہ عورت اب اسکی عورت نہیں رہی اس لئے وہ خاوند کرنے میں اختیار کلی رکھتی ہے"

(روحانی خزائن جلد 10 آریہ دھرم ص 53,52)

حلالہ حرام ہے

"ناظرین پر واضح رہے کہ اسلام سے پہلے عرب میں حلالہ کی رسم تھی لیکن اسلام نے اس ناپاک رسم کو قطعاً حرام کردیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں پر لعنت بھیجی ہے جو حلالہ کے پابند ہوں چنانچہ ابن عمر سے مروی ہے کہ حلالہ زنا میں داخل ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حلالہ کرنے کرانے والے سنگسار کئے جاویں۔ اگر کوئی مطلقہ سے نکاح کرے تو نکاح تب درست ہوگا کہ جب واقعی طور پر اسکو اپنی جورو...... بناتا ہے کہ تا اس کی طلاق کے بعد دوسرے پر حلال ہوجائے تو ایسا نکاح ہرگز درست نہیں اور ایسا نکاح کرنیوالا اس عورت سے زنا کرتا ہے اور جو ایسے فعل کی ترغیب دے وہ اس سے زنا کرواتا ہے غرض حلالہ علماء اسلام کے اتفاق سے حرام ہے اور ائمہ اور علمائے سلف جیسے حضرت قتادہ عطا اور امام حسن اور ابراہیم نخعی اور حسن بصری اور مجاہد اور شعبی اور سعید بن مسیّب اور امام مالک، لیث ثوری، امام احمد بن حنبل وغیرہ صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور سب محققین علماء اسکی حرمت کے قائل ہیں اور شریعت اسلام اور نیز لغت عرب میں بھی زوج اس کو کہتے ہیں کہ کسی عورت کو فی الحقیقت اپنی جورو بنانے کے لئے تمام حقوق کو مدنظر رکھ کر اپنے نکاح میں لاوے اور نکاح کا معاہدہ حقیقی اور واقعی ہو نہ کہ کسی دوسرے کے لئے ایک حیلہ ہو اور قرآن شریف میں جو آیا ہے کہ **حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ** اس کے یہی معنی ہیں جیسے دنیا میں نیک نیتی کے ساتھ اپنے نفس کی اغراض کے لئے نکاح ہوتے ہیں۔ ایسا ہی جب تک ایک مطلقہ کے ساتھ کسی کا نکاح نہ ہو اور وہ پھر اپنی مرضی سے اسکو طلاق نہ دے تب تک پہلے طلاق دینے والے سے دوبارہ اسکا نکاح نہیں ہوسکتا۔ سو آیت کا یہ منشاء نہیں کہ جورو کرنے والا پہلے خاوند کے لئے ایک راہ بنادے اور آپ نکاح کرنے کے لئے سچی نیت نہ رکھتا ہو۔ بلکہ نکاح صرف اس صورت میں ہوگا کہ اپنے پختہ اور مستقل ارادہ سے اپنے صحیح اغراض کو مدنظر رکھ کر نکاح کرے۔ ورنہ اگر کسی حیلہ کی غرض سے نکاح کرے گا تو عندالشرع وہ نکاح ہرگز درست نہیں ہوگا اور زنا کے حکم میں ہوگا۔ لہٰذا ایسا شخص جو اسلام پر حلالہ کی تہمت لگانا چاہتا ہے اسکو یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام کا یہ مذہب نہیں ہے اور قرآن اور صحیح بخاری اور مسلم اور دیگر احادیث صحیحہ کی رو سے حلالہ قطعی حرام ہے اور مرتکب اسکا زانی کی طرح مستوجب سزا ہے"۔

(آریہ دھرم روحانی خزائن جلد نمبر 10 ص 67,66)

تین طہر میں تین طلاقیں

"قرآن شریف میں یہ شرط جو ہے کہ اگر تین طلاق تین طہر میں جو تین مہینہ ہوتے ہیں دی جائیں تو پھر ایسی عورت خاوند سے بالکل جدا ہوجاوے گی اگر اتفاقاً کوئی دوسرا خاوند اسکا اسکو طلاق دیدے تو صرف اسی صورت میں پہلے خاوند کے

نکاح میں آسکتی ہے۔ ورنہ نہیں یہ شرط طلاق سے روکنے کے لئے ہے تا ہر یک شخص طلاق دینے کی دلیری نہ کرے اور وہی شخص طلاق دے جسکو کوئی ایسی مصیبت پیش آگئی ہے جس سے وہ ہمیشہ کی جدائی پر راضی ہو گیا اور تین مہینے بھی اس لئے رکھے گئے تا اگر کوئی مثلاً غصہ سے طلاق دینا چاہتا ہو تو اسکا غصہ اتر جائے"۔

(روحانی خزائن جلد نمبر 10 آریہ دھرم ص 67 حاشیہ)

"جب تم عورتوں کو طلاق دو وہ مدت مقررہ تک پہنچ جائیں اور عدت کی میعاد گزر جائے تو انکو نکاح کرنے سے مت روکو۔ یعنی جب تین حیض کے بعد تین طلاقیں ہو چکیں عدت بھی گزر گئی تو اب وہ عورتیں تمہاری عورتیں نہیں انکو نکاح کرنے سے مت روکو"۔

(روحانی خزائن جلد نمبر 10 آریہ دھرم ص 53)

رضاعت کے دوران والدہ اور بچوں کا خرچ باپ کے ذمہ

"ماؤں کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو دو برس کامل تک دودھ پلاویں اگر وہ مدت رضاعت کو پوری کرنا چاہتی ہیں اور ان کی خوراک پوشاک اس مرد کے ذمہ ہے جسکے وہ بچے ہیں"۔

(چشمہ معرفت ص 202)

مہر حقیقی ہونا چاہیئے

"تراضی طرفین سے جو ہو اس پر کوئی حرف نہیں آتا اور شرعی مہر سے یہ مراد نہیں کہ نصوص یا احادیث میں کوئی اسکی حد مقرر کی گئی ہے۔ بلکہ اس سے مراد اس وقت کے لوگوں کے مروجہ مہر سے ہوا کرتی ہے۔ ہمارے ملک میں یہ خرابی ہے کہ نیت اور ہوتی ہے اور محض نمود کے لئے لاکھ لاکھ روپے کا مہر ہوتا ہے۔ صرف ڈراوے کے لئے یہ لکھا جایا کرتا ہے کہ مرد قابو میں رہے اور اس سے پھر دوسرے نتائج خراب نکل سکتے ہیں نہ عورت والوں کی نیت لینے کی ہوتی ہے اور نہ خاوند کی دینے کی۔ میرا مذہب یہ ہے کہ جب ایسی صورت میں تنازعہ آپڑے تو جب تک اسکی نیت ثابت نہ ہو کہ ہاں رضا و رغبت سے وہ اسی قدر مہر پر آمادہ تھا جس قدر کہ مقرر شدہ ہے تب تک مقرر مہر نہ دلایا جاوے اور اسکی حیثیت اور رواج وغیرہ کو مدنظر رکھ کر پھر فیصلہ کیا جاوے کیونکہ بدنیتی کی اتباع نہ شریعت کرتی ہے اور نہ قانون"۔

(ملفوظات جلد سوم ص 284)

طلاق اور نیوگ میں فرق

"جب ہم سوچیں کہ نکاح کیا چیز ہے تو بجز اسکے اور کوئی حقیقت معلوم نہیں ہوتی کہ ایک پاک معاہدہ کی شرائط کے

نیچے دو انسانوں کا زندگی بسر کرنا ہے اور جو شخص شرائط شکنی کا مرتکب ہو وہ عدالت کی رو سے معاہدہ کے حقوق سے محروم رہنے کے لائق ہو جاتا ہے اور اسی محرومی کا نام دوسرے لفظوں میں طلاق ہے۔ لہذا طلاق ایک ایسی پوری پوری جدائی ہے جس سے مطلقہ کی حرکات سے شخص طلاق دہندہ پر کوئی بد اثر نہیں پہنچتا یا دوسرے لفظوں میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک عورت کسی کی منکوحہ ہو کر نکاح کے معاہدہ کو کسی اپنی بدچلنی سے توڑ دے تو وہ اس عضو کی طرح ہے جو گندہ ہو گیا اور سڑ گیا یا اس دانت کی طرح ہے جسکو کیڑے نے کھالیا اور وہ اپنے شدید درد سے ہر وقت تمام بدن کو ستاتا اور دکھ دیتا ہے۔ تو اب حقیقت میں وہ دانت، دانت نہیں ہے اور نہ وہ متعفن عضو حقیقت میں عضو ہے اور سلامتی اسی میں ہے کہ اس کو اکھیڑ دیا جائے اور کاٹ دیا جائے اور پھینک دیا جائے۔ یہ سب کارروائی قانون قدرت کے موافق ہے۔

عورت کا مرد سے ایسا تعلق نہیں جیسے اپنے ہاتھ اور پیر کا۔ لیکن تاہم اگر کسی کا ہاتھ یا پیر کسی ایسی آفت میں مبتلا ہو جائے کہ اطباء اور ڈاکٹروں کی رائے اس پر اتفاق کرے کہ زندگی اسکی کاٹ دینے میں ہے بھلا تم میں سے کون ہے کہ ایک جان کے بچانے کے لئے کاٹ دینے پر راضی نہ ہو۔ پس ایسا ہی اگر تیری منکوحہ اپنی بدچلنی اور کسی مہان پاپ سے تیرے پر وبال لاوے تو وہ ایسا عضو ہے کہ بگڑ گیا اور سڑ گیا اب وہ تیرا عضو نہیں ہے اسکو جلد کاٹ دے اور گھر سے باہر پھینک دے۔ ایسا نہ ہو کہ اسکی زہر تیرے سارے بدن میں پہنچ جائے۔ اور تجھے ہلاک کرے اور پھر اگر اس کاٹے ہوئے اور زہریلے جسم کو کوئی پرند یا درند کھالے تو تجھے اس سے کیا کام کیونکہ وہ جسم تو اسی وقت سے تیرا جسم نہیں رہا جبکہ تو نے اس کو کاٹ کر پھینک دیا۔ اب جب کہ طلاق کی ایسی صورت ہے کہ اسمیں خاوند خاوند نہیں رہتا۔ اور نہ عورت اسکی عورت رہتی ہے اور عورت ایسی جدا ہو جاتی ہے کہ جیسے ایک خراب شدہ عضو کاٹ کر پھینک دیا جاتا ہے۔ تو ذرا سوچنا چاہئے کہ طلاق کو نیوگ سے کیا مناسبت ہے۔ طلاق تو اس حالت کا نام ہے کہ جب عورت سے بیزار ہو کر بکلی قطع تعلق اس سے کیا جائے۔ مگر نیوگ میں تو خاوند بدستور خاوند ہی رہتا ہے اور نکاح بھی بدستور نکاح ہی کہلاتا ہے اور جو شخص اس غیر عورت سے ہم بستر ہوتا ہے اس کا نکاح اس عورت سے نہیں ہوتا اور اگر یہ کہو کہ مسلمان بے وجہ بھی عورتوں کو طلاق دیدیتے ہیں تو تمہیں معلوم ہے کہ ایشر نے مسلمانوں کو لغو کام کرنے سے منع کیا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے:۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المؤمنون:4)

اور قرآن میں بے وجہ طلاق دینے والوں کو بہت ہی ڈرایا ہے ماسوا اس کے تم اس بات کو بھی تو ذرا سوچو کہ مسلمان اپنی حیثیت کے موافق بہت سا مال خرچ کر کے ایک عورت سے شادی کرتے ہیں اور ایک رقم کثیر عورت کے مہر کی انکے ذمہ ہوتی ہے اور بعضوں کے مہر کئی ہزار اور بعض کے ایک لاکھ یا کئی لاکھ ہوتے ہیں اور یہ مہر عورت کا حق ہوتا ہے اور طلاق کے وقت بہر حال اسکا اختیار رہتا ہے کہ وصول کرے۔ اور نیز قرآن میں یہ حکم ہے کہ اگر عورت کو طلاق دیجائے تو جس قدر مال عورت کو طلاق سے پہلے دیا گیا ہے وہ عورت کا ہی رہے گا۔ اور عورت صاحب اولاد ہو تو بچوں کے تعہد کی مشکلات اسکے علاوہ ہیں اسی واسطے کوئی مسلمان جب تک اس کی جان پر ہی عورت کی وجہ سے کوئی وبال نہ پڑے تب تک طلاق کا نام نہیں لیتا۔

بھلا کون ایسا پاگل ہے کہ بے وجہ اس قدر رسوائی کا بوجھ اپنے سر پر ڈال لے۔ بہر حال جب مرد اور عورت کے تعلقات نکاح باہم باقی نہ رہے تو پھر نیوگ کو اس سے کیا نسبت جسمیں عین نکاح کی حالت میں اک شخص کی عورت دوسرے شخص سے ہم بستر ہوسکتی ہے پھر طلاق مسلمانوں سے کچھ خاص بھی نہیں بلکہ ہر یک قوم میں بشرطیکہ دیوث نہ ہوں۔ نکاح کا معاہدہ صرف عورت کی نیک چلنی تک ہی محدود ہوتا ہے اور اگر عورت بد چلن ہو جائے۔ تو پھر ہر یک قوم کے غیر تمند کو خواہ ہندو ہو خواہ عیسائی ہو بد چلن عورت سے علیحدہ ہونے کی ضرورت پڑتی ہے۔۔۔ گندی عورت گندے عضو کی طرح ہے اسکا کاٹ پھینکنا اسی قانون کی رو سے ضروری پڑا ہوا ہے جس قانون کے رو سے ایسے عضو کاٹے جاتے ہیں اور چونکہ ایسی عورتوں کو اپنے پاس سے دفع کرنا واقعی طور پر ایک پسندیدہ بات ہے اور انسانی غیرت کے مطابق ہے اسلئے کوئی مسلمان اس کارروائی کو چھپے چھپے ہرگز نہیں کرتا۔ مگر نیوگ چھپ کر کیا جاتا ہے کیونکہ دل گواہی دیتا ہے کہ یہ برا کام ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 10۔ آریہ دھرم 38 تا 41)

بدتر مصیبت کے عوض طلاق

''اگر کوئی عورت اذیت اور مصیبت کا باعث ہو تو ہم کو کیونکر یہ خیال کرنا چاہئے کہ خدا ہم سے ایسی عورت کو طلاق دینے سے ناخوش ہوگا۔ میں دل کی سختی کو اس شخص سے منسوب کرتا ہوں کہ جو اس عورت کو اپنے پاس رہنے دے، نہ اس شخص سے جو اسکو ایسی صورت میں اپنے گھر سے نکال دے ناموافقت سے عورت کو رکھنا ایسی سختی ہے جس میں طلاق سے زیادہ بے رحمی ہے۔ طلاق ایک مصیبت ہے جو ایک بدتر مصیبت کے عوض اختیار کی جاتی ہے۔ تمام معاہدے بدعہدی سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ پھر اس پر کونسی معقول دلیل ہے کہ نکاح کا معاہدہ ٹوٹ نہیں سکتا اور کیا وجہ کہ نکاح کی نوعیت تمام معاہدوں سے مختلف ہے۔ عیسٰی نے زنا کی شرط سے طلاق کی اجازت دی مگر آخر اجازت تو دیدی۔ نکاح ملاپ کے لئے ہے اس لئے نہیں کہ ہم دائمی تردد اور نزاع کے باعث سے پریشان خاطر رہیں''۔

(روحانی خزائن جلد 10۔ آریہ دھرم 53 تا 54)

طلاق کے وقت عورت کی بدی کی تشہیر کی ممانعت

''خدا تعالیٰ نے جو ضرورت کے وقت میں مرد کو طلاق دینے کی اجازت دی اور کھول کر یہ نہ کہا کہ عورت کی زنا کاری سے یا کسی اور بدمعاشی کے وقت اسکو طلاق دیجاوے اسمیں حکمت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ستاری نے چاہا کہ عورت کی تشہیر نہ ہو۔ اگر طلاق کے لئے زنا وغیرہ جرائم کا اعلان کیا جاتا تو لوگ سمجھتے کہ اس عورت پر کسی بدکاری کا شبہ ہے یا فلاں فلاں بدکاری کی قسموں سے ضرور اس نے کوئی بدکاری کی ہوگی مگر اب یہ راز خاوند تک محدود رہتا ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 10۔ آریہ دھرم صفحہ 65)

دیگر مذاہب میں طلاق

’’دنیا میں کوئی فرقہ نہیں جو طلاق کا مخالف ہو کسی نہ کسی ضرورت سے بعض وقت طلاق دینا پڑتی ہے۔۔۔۔۔۔ یہ رسم کس مذہب میں نہیں جب مرد و عورت میں سخت مخالفت ہوگی تو بجز طلاق اور کیا چارہ ہوگا‘‘۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 471-470)

’’اگر طلاق ایسا امر ہوتا جو کہ کانشنس کے خلاف ہے تو پھر دیگر قوام بھی اسے بجا نہ لاتیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بھی ایسی قوم نہیں ہے جو ضرورت کے وقت عورت کو طلاق نہ دیتی ہو۔

(ملفوظات جلد سوم 276)

☆☆☆☆

حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کو بار بار پڑھنا ضروری ہے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

’’اللہ تعالیٰ نے جس قدر حضرت مسیح موعود پر انضال و انعام اور معارف اور حقائق کھولے ہیں اور جو صداقتیں ...... میں پائی جاتی ہیں، وہ آپ کی کتب میں موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت ...... کی حفاظت کا یہی انتظام فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا اور آپ پر اپنے انعامات کے دروازے کھول دیئے۔ پس بغیر ان کتب کو بار بار پڑھنے اور قادیان میں کثرت سے آنے کے ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ سلسلہ کی کتب کو نہیں پڑھتے وہ یاد رکھیں کہ محض سلسلہ میں داخل ہو جانا کوئی بات نہیں جب تک کہ سلسلہ سے کما حقہ واقفیت نہ پیدا ہو۔ مثلاً کوئی شخص کسی ایسے اعلیٰ درجہ کے مکان میں داخل ہو جس کی کوئی نظیر نہ ہو، مگر داخل ہوتے ہی آنکھیں بند کر لے تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ وہ اس مکان کی خوبصورتی کو نہ تو دیکھ سکتا ہے اور نہ اس سے کچھ لطف اٹھا سکتا ہے یا اسی طرح کوئی نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا لیمپ ہو اس کی روشنی سے ایک ایسا شخص تو فائدہ اٹھا سکے گا جو اس سے بہت فاصلہ پر ہو، مگر وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا جو قریب بیٹھا ہو، اگر اپنی آنکھیں بند کر لے۔ ایسا انسان تو خواہ اپنا منہ لیمپ کے اندر بھی لے جائے تو بھی اس کی روشنی سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہی حال ہے ایسے انسان کا جو سلسلہ میں تو داخل ہو مگر اپنی آنکھوں سے کام نہ لے اور ان معارف و حقائق کو نہ دیکھے جو خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ میں رکھے ہیں۔‘‘

(خطبات محمود جلد 5 صفحہ 487)

حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب کا ذکر خیر

(مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور)

مورخ احمدیت حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب ہم سے جدا ہو کر غفور و رحیم خدا کے پاس چلے گئے۔ جب بھی تاریخ احمدیت کا ذکر ہوگا ان کا نام سنہری حروف میں لکھا جائے گا اور وہ تاریخ میں تا قیامت زندہ رہیں گے۔ جون ۱۹۹۴ء کی بات ہے کہ سیرۃ النبی ﷺ کا ایک مقدس جلسہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں منعقد ہوا، اس میں آپ تشریف لائے۔ کیا مسکراتا ہوا چہرہ تھا۔ آپ حلقہ کے ہر چھوٹے بڑے سے اس طرح محبت، پیار اور شفقت سے ملے جیسے دو حقیقی بھائی مل رہے ہیں، حلقہ کے احباب کیا انصار کیا خدام کیا اطفال سب ہی ان کو درد دل سے یاد کرتے ہیں۔ اور ان کی وفات پہ مغفرت کی دعائیں کرتے رہیں گے۔ وہ تاریخ احمدیت کا عظیم خزانہ تھے۔ اس کے بعد وہ کئی بار حلقہ میں تشریف لائے اس حلقہ کے احباب سے انہیں خاص لگاؤ تھا وہ ہمیشہ ہی ہمارے حلقہ کو دعاؤں میں یاد رکھتے رہے۔ اپنے ایک خط جو کہ یکم جولائی ۱۹۹۴ء کا ہے میں لکھا:۔

''آپ کا نوازش محبت اور ارسال فرمودہ نہایت بیش قیمت علمی خزانہ کا شکریہ ادا کرنے کو الفاظ نہیں

''تیرے اس لطف کی اللہ ہی جزا دے ساقی''

آپ مبارک باد کے لائق ہیں کہ آپ کی قیادت میں حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن کا قافلہ حق و صداقت برق رفتاری سے شاہراہ ترقی پر گامزن ہے خدا تعالیٰ آپ بزرگوں کی روح القدس سے تائید فرمائے اور کوششوں میں بے پناہ برکت بخشے تا ہمارا محبوب وطن جلد حق و صداقت کے نور سے منارہ نور بن جائے اور ہر احمدی خدا کے فضلوں کا منادی ثابت ہو خدا تعالیٰ آپ کو ہر نوع سے پریشانیوں سے محفوظ رکھے بیش از بیش خدمات کی توفیق بخشے۔ جملہ مخلصین جماعت کی خدمت میں محبت بھر اسلام اور دلی شکریہ پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ نوازش''

اب ایسی بابرکت ہستی کو کون بھول سکتا ہے۔ ایک واقعہ تحریر کرتا ہوں خاکسار کے ایک بزرگ رفیق الحاج خلیل الرحمان خان صاحب پشاور میں رہائش رکھتے تھے ملاقات کے علاوہ خاکسار کی ان سے خط و کتابت بھی رہی ایک خط میں انہوں نے اپنی زندگی کے پورے حالات سے تعارف کروایا۔ اتفاق سے وہ خط میرے پاس محفوظ تھا مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت کو کسی ذریعہ سے معلوم ہوگیا چنانچہ آپ نے وہ خط مجھ سے فوری حاصل کرلیا تا کہ تاریخ احمدیت کا حصہ بن سکے یہ ۱۸ ستمبر ۱۹۹۶ء کی بات ہے۔ اس طرح دن رات محنت کر کے احمدیت کی تاریخ مرتب کرتے تھے دن رات آپ لائبریری میں یا اپنے دفتر میں ریسرچ کرتے رہتے خاکسار نے برطانیہ میں ان کو کسی نہ کسی لائبریری میں دیکھا یا پھر بیت الفضل میں نمازیں پڑھتے اور عبادت کرتے دیکھا۔ مکرم محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب ایک عظیم انسان تھے۔ آپ نے

چار خلافتوں کے دور کو دیکھا۔ خلفائے وقت کی اطاعت میں متعدد جماعتی خدمات سرانجام دینے کی سعادت حاصل کی اور ان کی نوازشات کے مورد قرار پانے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کو خلفاء سے عشق کی حد تک محبت تھی موجودہ زمانے میں خلافت کے سامنے ہر چیز سرنگوں سمجھتے تھے جب کوئی ان سے دعا کے لئے درخواست کرتا تو کہتے میں تو خلافت کا چاکر ہوں دعائیں کیلئے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف رجوع کرنے کی ہدایت کرتے تھے۔ ان کے اس فعل سے ہی ان کی خلافت سے وابستگی اور وفاداری عیاں ہے۔ آپ بے شمار خوبیوں اور صلاحیتوں کے مالک تھے۔ ان میں سے ایک صلاحیت حوالہ جات نوک برزبان ہوتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب اس خوبی سے بھی آراستہ تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو بیت مبارک ربوہ میں مجلس عرفان میں فرمایا ''حضرت مولوی دوست محمد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حوالوں کے بادشاہ ہیں۔ ایسی جلدی ان کو حوالہ ملتا ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ جب قومی اسمبلی میں پیش ہوئے تھے تو وہاں بعض غیر از جماعت دوستوں نے آپس میں تبصرہ کیا اور بعض احمدی دوستوں کو بتایا کہ ہمیں تو کوئی سمجھ نہیں آتی ہمارے اتنے موٹے موٹے مولوی ہیں ان کو ایک ایک حوالہ ڈھونڈنے کے لئے کئی کئی دن لگ جاتے ہیں لیکن ان کا پتلا دبلا سا مولوی ہے منٹ میں حوالے نکال کر پیش کر دیتا ہے۔''

(روزنامہ الفضل ۱۱ جون ۱۹۸۳)

آپ کی چالیس سے زائد کتب مختلف موضوعات پر چھپ چکی ہیں جن میں سے بعض کا دیگر زبانوں میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ قومی اسمبلی پاکستان میں ۱۹۷۴ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی قیادت میں جو وفد اسمبلی میں گیا تھا اس میں بھی آپ کو شمولیت کی سعادت ملی آپ کی دینی خدمات کا سلسلہ بہت وسیع ہے۔ آپ ادبی دینی اور روایتی رکھ رکھاؤ والی شخصیت تھے۔ تحریر و تقریر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص ملکہ عطا فرمایا ہوا تھا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ کا زمانہ قلمی جہاد کا ہے اس طرف ہر لحہ توجہ مبذول کرواتے۔

اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں :۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو محض اپنے فضل کے ساتھ خلیفہ وقت کے چاکر اور غلام کی حیثیت سے زندگی کے آخری سانس تک اپنے جملہ دینی و دنیاوی فرائض کی مقبول رنگ میں بجا آوری کی توفیق عطا کرے۔

کھڑا ہوں روز محشر خاکساروں کی قطاروں میں
ہمارا نام بھی شامل ہو تیرے جانثاروں میں

اپنے ایک خط مورخہ ۶ نومبر ۲۰۰۶ء میں لکھتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود کے الہامی الفاظ میں عید کی سو مبارک۔ دعا ہے کہ خداوند کریم آپ سب بزرگوں اور بھائیوں پر تا دیر اپنا سایہ رحمت رکھے، آمین حضرت مسیح موعودؑ کا یہ پیغام سب دوستوں کی خدمت میں پہنچائیں فرمایا:۔

''میرا تو یہ اعتقاد ہے کہ ایک آدمی باخدا اور متقی ہو تو اس کی سات پشت تک خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور ان

کی خود حفاظت کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۶۲)

قبل از یں اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ والی پیشگوئی ہے، میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا۔ ان میں کثرت بخشوں گا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۱۰۰)

اس اشتہار کے تین سال بعد جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔ جس میں پہلے دن چالیس بزرگوں نے بیعت کی ...... اور وہ دن قریب ہیں جب دنیا بھر کے دوسرے مذاہب اور فرقے اقلیت میں بدل جائیں گے اور احمدی کثرت میں یہ اصل عالمی جوبلی ہے جس کے لئے دعاؤں، دعوت الی اللہ اور پاک نمونہ اور مقدس اخلاق کی ضرورت ہے حضرت مصلح موعود کی وصیت ہے۔

حشر کے روز نہ کرنا ہمیں رسوا و خراب
پیارو آموختہ درس وفا خام نہ ہو
ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

☆☆☆☆

جملہ قارئین کی خدمت میں
☆ نیا سال مبارک ہو ☆

☆

ایک اونٹنی کی ہلاکت
ایک قوم کی تباہی

(از راشد احمد بلوچ صاحب)

کئی پہلوؤں سے منفرد اور ممتاز یہ کہانی مبنی ہے حق وصداقت پر۔ یہ سبق آموز بھی ہے اور ایمان افروز بھی اس میں تذکیر بھی ہے اور تحذیر بھی۔ نصیحت کا سامان بھی ہے اور درس عبرت بھی۔

یہ کہانی ہے ایک اونٹنی کی۔ لیکن یہ کوئی معمولی اونٹنی نہیں تھی بلکہ غیر معمولی عظمت اور شان کی حامل تھی۔ یہ اونٹنی خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی کی اونٹنی تھی۔ یہ اونٹنی خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کیلئے وقف تھی۔ اسلئے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوئی اور "**ناقة اللہ**" کہلائی یعنی اللہ تعالیٰ کی اونٹنی پھر اس اونٹنی کی عظمت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اسکا ذکر قیامت تک کیلئے قرآن مجید میں محفوظ کر دیا گیا اور اسے "**اٰیة**" یعنی عظیم الشان نشان قرار دیا گیا۔ اس کے ذریعہ ایک قوم کی آزمائش کی گئی اور جن لوگوں نے اس اونٹنی کو تکلیف پہنچائی اور ظلم سے کام لیتے ہوئے اسے مار ڈالا وہ خدا کے غضب کا نشانہ بنے۔ خدا کا قہر ان پر ٹوٹا اور وہ نہایت ذلت کے ساتھ ہلاک کئے گئے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صالحؑ کو قوم ثمود کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔ یہ قوم بڑی ترقی یافتہ وخوشحال اور متمول تھی لیکن قسما قسم کی برائیوں میں مبتلا تھی۔ حضرت صالحؑ نے ان لوگوں کو خدائے واحد کی عبادت کی طرف بلایا اور ملک میں فساد پھیلانے سے باز رہنے کی تعلیم دی۔ انہوں نے اپنی قوم کو تقویٰ کی نصیحت کی اور بتایا کہ میں تم سے اس تعلیم کے بدلہ کچھ نہیں مانگتا۔ تم دنیاوی لہو لعب میں پڑ کر عزت حاصل کرنا چاہتے ہو مگر عزت حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔ جو لوگ سے تجاوز کرنے والے ہیں ان کی پیروی مت کرو۔ اسطرح وہ لوگ جو امین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے ان کے پیچھے مت چلو۔

یہ تھا وہ پیغام جو حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دیا مگر انہوں نے ہنسی اور تمسخر میں آپؑ کے اس پیغام کو اڑا دیا۔ پھر مختلف اعتراضات والزامات آپؑ پر لگاتے رہے۔ انہوں نے کہا۔ ہمیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تجھے کھانا دیا جا رہا ہے۔ یعنی ہمیں تباہ کرنے کیلئے کوئی غیر ملکی مدد تجھے مل رہی ہے اور یوں انہوں نے آپؑ پر غیر ملکی ایجنٹ ہونے کا الزام لگایا۔ پھر یہ لوگ اس سے بھی آگے بڑھے اور آپؑ کو گالیاں دینے لگے۔ انہوں نے کہا "کیا خدا کی وحی ہم میں سے صرف اس پر

نازل کی گئی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ وہ سخت جھوٹا اور متکبر ہے۔ یوں یہ لوگ بتدریج اپنی دشمنی اور عداوت میں بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ بالآخر انہوں نے حضرت صالحؑ کے قتل کا منصوبہ بنایا لیکن خدا نے ان کی اس خواہش کو نہ پورا ہونے دیا اور اس سے قبل ہی وہ ایک خوفناک زلزلہ سے تباہ کر دیئے گئے۔

حضرت صالحؑ نے جب قوم کو خدا کا پیغام پہنچایا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلایا تو انہوں نے کہا۔

''اے صالح اس سے قبل تو ہماری امیدوں کا مرکز تھا۔ اب کیا تو باوجود اس عقل و دانش کے ہمیں اس بات سے روکتا ہے کہ ہم ایسی چیز کی عبادت کریں جسکی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ جس چیز کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے اسکے متعلق ہم ایک بے چین کر دینے والے شک میں مبتلا ہیں۔ پھر جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت صالحؑ پیغام توحید کی اشاعت سے نہیں رُکتے اور ہمارے جھوٹے پروپیگنڈے اور صبح و شام کی گالی گلوچ کے باوجود حق پھیلتا چلا جا رہا ہے اور روز بروز حضرت صالحؑ پر ایمان لانے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے تو انہوں نے حضرت صالحؑ اور آپؑ کے ساتھیوں پر شب خون مار کر انہیں ہلاک کرنے کا ایک خوفناک منصوبہ بنایا۔ اگرچہ قوم کی اکثریت صالحؑ پر ایمان نہیں لائی تھی اور بعض کھلم کھلا اور بعض اپنی خاموشی کے ذریعے شریک جرم تھے۔ لیکن قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؑ کی مخالفت میں پیش پیش ''**آمة التکفیر**'' کی تعداد نو تھی۔ انہی نو اکابرین کفر نے یہ خطرناک سازش تیار کی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

''اور شہر میں نو آدمی تھے۔ جو ملک میں فساد کرتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے کہا ہم سب اس کے ساتھیوں پر حملہ کریں گے۔ پھر جو بھی اسکے خون کا مطالبہ کرنے آئے گا ہم اس سے کہیں گے کہ ہم نے اسکے اہل کے ہلاکت کے واقعہ کو نہیں دیکھا اور ہم یقیناً سچے ہیں۔''

(النمل 49)

الغرض یہ سازش تھی جو حضرت صالحؑ کے خلاف تیار کی گئی لیکن قبل اسکے کہ دشمن آپؑ اور آپؑ کے اہل پر شب خون مارتے خدا تعالیٰ کی تقدیر ایک اور رنگ میں ظاہر ہوئی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

''اور انہوں نے ایک تدبیر کی اور وہ جانتے نہیں تھے پھر دیکھ کہ ان کی تدبیر کا کیا نتیجہ نکلا۔ ہم نے ان کو اور ان کی سب قوم کو تباہ کر دیا'' (النمل 51،52)

لوٹنے نکلے تھے جو امن و سکون بیکساں
خود انہی کے لٹ گئے حسن و شباب زندگی

ہوا یوں کہ حضرت صالح علیہ السلام کے پاس ایک اونٹنی تھی جس پر سوار ہو کر آپؑ پیغام حق پھیلانے کے لئے اردگرد کے علاقوں میں تشریف لے جاتے تھے اور قریہ قریہ بستی بستی پھر کر دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ آپؑ کی اس تبلیغ

سے مکذبین کا دل بہت دکھتا تھا اور گویا آپ کی یہ دعوت الی اللہ ان کے سینوں میں انگارے دہکا دیتی تھی۔ چونکہ اس زمانے میں آج کی طرح پریس اور مطبع خانے تو نہیں ہوتے تھے کہ آپ کتب شائع کرتے یا رسائل و اخبارات کے ذریعہ خدا کا پیغام دنیا میں پھیلاتے۔ نہ ہی آج کی طرح ریل گاڑی یا جدید سواریاں موجود تھیں جنکے ذریعہ سفر کر کے آپؑ تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے۔ آپ کے پاس تبلیغ کا واحد ذریعہ وہ اونٹنی تھی جس پر سوار ہو کر آپ تبلیغی سفروں پر جاتے تھے لیکن اسطرح ملک میں آپ کا چلنا پھرنا منکرین کو سخت ناپسند تھا۔ اس سے ان کی دل آزاری ہوتی تھی اور وہ آپ کی دینی تگ و دو کو انتہائی نفرت اور غصہ کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے پہلے قدم کے طور پر آپ کے تبلیغی سفروں میں روکیں ڈالنے کی کوششیں شروع کیں۔ جب آپ تبلیغ کیلئے اردگرد کے علاقوں میں نکل جاتے تو کسی جگہ کے لوگ آپ کی اونٹنی کو زمین میں چرنے سے روکتے تھے اور کئی لوگ اپنے گھاٹوں سے نبی کی اونٹنی کو پانی پینے سے روکتے تھے۔ اس سے ان کی غرض یہ تھی کہ اونٹنی کو جب پانی اور چارہ وغیرہ نہ ملا تو یہ خود بخود اس قسم کے سفروں سے رک جائے گی اور تبلیغ بند ہو جائے گی۔

حضرت صالح علیہ السلام نے قوم کو اس طرح اشاعت حق میں روکیں کھڑی ہونے کی وجہ سے باز رہنے کی بار ہا تلقین کی اور فرمایا اس اونٹنی کو کچھ نہ کہو اسے آزادی سے ملک میں پھرنے دو کیونکہ یہ خدا کی اونٹنی ہے اور اسے تمہارے لئے ایک نشان مقرر کر دیا گیا ہے۔ اگر تم نے اسے نقصان پہنچایا تو یاد رکھو کہ ایک دردناک عذاب تم پر پڑنے والا ہے۔

یہ اونٹنی کس طرح نشان تھی۔ اسکے بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''اس کا ایک جواب تو وہ ہے جو استاذی المکرم حضرت مولوی نور الدین صاحب دیا کرتے تھے کہ عرب اور دوسرے ممالک میں دستور تھا کہ بادشاہ اپنی طاقت کے اظہار کیلئے کوئی جانور چھوڑ دیا کرتے تھے اور اعلان کر دیا کرتے تھے کہ اسے کچھ نہ کہو۔ اگر کوئی کچھ کہتا۔ تو وہ اسے تباہ کر دیتے تھے۔ اس طریق کی نقل میں حضرت صالحؑ نے اپنی اونٹنی کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے نشان مقرر کیا۔ کہ تمہاری دیرینہ رسم کے مطابق اس اونٹنی کو بھی نشان مقرر کیا جاتا ہے۔ اگر تم اس دکھ دو گے۔ تو وہ الٰہی گورنمنٹ کا مقابلہ سمجھا جائے گا اور تم عذاب میں مبتلا کئے جاؤ گے۔ (تفسیر کبیر جلد 3 ص 215)

مزید فرمایا:۔

میرے نزدیک اس نشان کا مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کسی دیرینہ رسم کی طرف اشارہ نہ ہو بلکہ حضرت صالحؑ کا یہ مطلب ہو کہ تبلیغ کیلئے مجھے ادھر ادھر پھرنے دو اور اس میں روک نہ ڈالو۔

حضور مزید فرماتے ہیں:۔

ایک تیسرے معنے بھی میرے نزدیک اس آیت کے ہوسکتے ہیں کہ حضرت صالحؑ نے تجربہ سے جب یہ معلوم کیا کہ ان کا دوسرے لوگوں سے ملنا جلنا فساد کا موجب ہوتا ہے اور عوام الناس سے زیادہ ملنے کا موقعہ چشموں اور جانور چرانے کی وادیوں میں بو ہے ہوتا ہے اسلئے انھوں نے خدا کے حکم سے فساد دور کرنے کیلئے ایسا انتظام کیا کہ جو عام چراگاہ تھی اس سے اپنے جانوروں کو روک دیا اور کوئی دور افتادہ زمین...... اس امر کیلئے منتخب کر لی۔ اس طرح اونٹنی کو پانی پلانے کیلئے بھی انہوں نے عام

وقت جو پانی پلانے کا تھا اسے چھوڑ دیا اور دوسرا وقت.....مقرر کرلیا۔

حضرت صالحؑ کی طرف سے ان تمام انتظامات کے باوجود بھی مخالفین اپنی مخالفت سے باز نہ آئے اور اپنی دشمنی میں بڑھتے چلے گئے۔ حضرت صالحؑ نے انھیں بار بار تنبیہ کی کہ تم اپنی مخالفت سے باز آجاؤ اور اس اونٹنی کو کچھ مت کہو۔ اسے اللہ کی زمین میں چرنے دو مبادا خدا کا عذاب تم کو پکڑے۔ حضرت صالحؑ کی اس تنبیہ کا ذکر کئی مقامات پر قرآن مجید میں آیا ہے۔

سورۃ اعراف میں فرمایا :۔

یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو تمھارے لئے بطور نشان ہے پس اسکو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے اور اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اگر ایسا کیا گیا تو تمھیں دردناک عذاب پہنچے گا۔

(اعراف 74)

اسی طرح سورہ ھود میں فرمایا:۔

اور اے میری قوم۔ یہ وہ اونٹنی ہے جسے خدا نے تمھارے لئے نشان بنایا ہے اس لئے تم اس آزاد پھرنے دو تا کہ یہ اللہ کی زمین میں چل پھر کر کھائے پیئے۔ اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں ایک جلد آنے والا عذاب پکڑ لے گا۔

(سورہ ھود:65)

اسی طرح سورۃ الشعراء میں بھی تقریباً یہی مضمون بیان ہوا ہے کہ تم اس اونٹنی کو نقصان نہ پہنچاؤ ورنہ ایک بڑے دن کا عذاب تم کو آ پکڑے گا۔ (الشعراء: 157)

حضرت صالح علیہ السلام کی بار بار تنبیہ کا ان پر کچھ اثر نہ ہوا اور جب ان منکرین نے دیکھا کہ ان کی اشاعت دین کا دائرہ وسیع ہوتا جارہا ہے تو بالآخر انہوں نے اشاعت حق پر مکمل پابندی کا ارادہ کیا اور آپ کے دینی سفروں کے واحد ذریعہ یعنی **"ناقۃ اللہ"** کو جان سے مار ڈالنے کا پختہ فیصلہ کرلیا اور اس غرض کیلئے انہوں نے اپنے رہنما اور سردار کو منتخب کیا تا وہ آپ کی اونٹنی کو ختم کردے۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔ اس پر انہوں نے اپنے سردار کو بلایا جس پر وہ دوڑتا ہوا آیا اور اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں۔

قرآن مجید سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص جس نے یہ فعل کیا وہ قوم کا بدترین شخص تھا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ثمود نے اپنی حد سے بڑھی ہوئی سرکشی کی وجہ سے زمانہ کے نبی کو جھٹلایا اس وقت جبکہ اس کی قوم میں سے سب سے بڑا بدبخت اس نبی کی مخالفت کیلئے کھڑا ہوا۔ (الشمس:12، 13)

اگرچہ اس اونٹنی کو اس قوم کے سردار اور رہنما نے قتل کیا تھا اور اس کی کونچیں کاٹی تھیں۔ لیکن چونکہ اس نے یہ فعل قوم کے مطالبہ پر کیا اور قوم کی اکثریت عملاً یا اپنی خاموشی کے ذریعہ اس جرم میں شریک تھی اسلئے قرآن میں اس بات کیلئے پوری قوم

کو مخاطب کیا گیا ہے، جیسا کہ فرمایا:۔

"پھر انہوں نے جوش میں آ کر اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی"۔ (اعراف:78)

الغرض جب اس طرح اس اونٹنی کو مار کر حضرت صالح علیہ السلام کی اشاعت دین کا سلسلہ بند کر دیا گیا تو خدا تعالیٰ کا غضب اس قوم پر بھڑکا اور ایک ہولناک زلزلہ نے انہیں تباہ برباد کر کے رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"پس انہیں زلزلہ نے پکڑ لیا اور وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے رہ گئے"۔ (اعراف:79)

پھر فرمایا:۔

"پس (دیکھ) یہ ان کے گھر نہیں جو ان کے ظلموں کی وجہ سے گھرے ہوئے ہیں اس میں علم والی قوم کے لئے بڑا نشان ہے"۔ (النمل:53)

ان پر خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے ایسا عذاب نازل ہوا کہ **کان لم یغنوا فیھا** کہ گویا وہ اس ملک میں کبھی رہتے ہی نہ تھے۔

سورۃ الشمس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

انہوں نے اس نبی کی بات نہ مانی بلکہ اسکو جھٹلا دیا اور اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں تب ان کے گناہ کے سب ان کے رب نے ان پر پے در پے ضربیں لگائیں اور اس (بستی) کو ہموار کر دیا۔

اگرچہ یہ ایک نہایت خوفناک اور عظیم عذاب تھا لیکن خدا تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے ساتھی مومنوں کو اس عذاب سے محفوظ رکھا اور یوں خدائی تقدیر غالب آئی۔

"دکبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو"

تاریخ مذاہب کا یہ عظیم الشان واقعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیوں بیان فرمایا؟ آنحضرت ﷺ کو اس واقعہ کی کیوں خبر دی گئی؟ کیا یہ محض ایک افسانہ کی حیثیت رکھتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ اس قسم کے واقعات میں مومنین کیلئے سبق کے علاوہ بعض پیشگوئیاں بھی مضمر ہوتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو اسکے ذریعہ خبر دی گئی کہ آپؐ کے مخالفین بھی اشاعت دین میں روکیں ڈالیں گے مگر آپ آزردہ نہ ہوں کیونکہ حضرت صالح کے منکرین کی طرح یہ بھی مر مٹ جائیں گے اور انجام کار آپ کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پھیلے گی یہاں تک کہ صرف یہی دین ہوگا جو تمام ادیان پر غالب ہوگا۔

الغرض اس قوم کی ہلاکت میں اہل علم و دانش کیلئے بصیرت افروز نشانات ہیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ اپنے انبیاء کی مدد و نصرت فرماتا ہے اور انہیں دوسروں پر غلبہ بخشتا ہے اور ہمیشہ اپنے وعدہ کو سچا کر دکھاتا ہے کہ بے شک میں اور میرے رسول ہی غالب آئیں گے۔ یہ خدائی وعدہ ہمیشہ سچا اور پورا ہوتا آیا ہے اور کفار جب بھی خدا کے انبیاء کے مقابل کھڑے ہوئے ہیں تو وہ **کان لم یغنوا فیھا** کی تصویر بن کر دوسروں کیلئے باعث عبرت ہو جایا کرتے ہیں۔

اخبار مجالس

(مرتبہ: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب نائب مدیر)

ا۔ سہ روزہ تربیتی پروگرام دارالصدر جنوبی ربوہ

مورخہ 26 تا 28 جون 2009ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مجلس انصاراللہ دارالصدر جنوبی ربوہ کا پہلا سہ روزہ تربیتی پروگرام منعقد ہوا۔ پہلے روز نماز تہجد ادا کی گئی۔ جس میں کل حاضری 93 تھی۔ انصار 33، خدام 40 اور اطفال 20۔

تلاوت قرآن کے موضوع پر مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے درس دیا۔ 33 انصار حاضر تھے۔ صبح ساڑھے چھ بجے سائیکل ریس کا مقابلہ کروایا گیا۔ جس میں 13 انصار شامل ہوئے۔ سلو سائیکلنگ میں 11 انصار شامل ہوئے۔

بعد نماز عصر مکرم آصف ندیم صاحب مربی سلسلہ نے ''حقیقۃ الوحی'' سے درس دیا۔ اس کے بعد تلاوت کلام پاک کا مقابلہ کروایا گیا۔ اس میں 13 انصار شامل ہوئے۔

مورخہ 27 جون بروز ہفتہ بعد نماز فجر ''فضائل قرآن'' کے موضوع پر مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے درس دیا۔ حاضری انصار 25 تھی۔

صبح ساڑھے چھ بجے 100 میٹر دوڑ کا مقابلہ ہوا۔ 9 انصار نے حصہ لیا۔ جبکہ صبح ساڑھے سات بجے کلائی پکڑنے کا مقابلہ ہوا۔ جس میں 8 انصار شامل ہوئے۔

بعد نماز عصر ''انصاراللہ اور ہماری ذمہ داری'' کے عنوان پر مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب نے درس دیا۔ مجموعی حاضری 160 رہی۔ بعد نماز مغرب مقابلہ حفظ قرآن کرایا گیا۔ جس میں 11 انصار نے حصہ لیا۔

مورخہ 28 جون بروز اتوار نماز فجر کے بعد مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے درس دیا۔ جس میں مجموعی حاضری 57 تھی۔

اسی طرح بعد نماز عصر مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب نے ''نماز باجماعت کی ادائیگی اور اس کے آداب'' پر درس دیا۔ مجموعی حاضری 125 رہی۔

بعد نماز مغرب مقابلہ نظم ہوا۔ 12 انصار شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ مقابلہ ''پیغام رسانی'' اور ''رسہ کشی'' کروایا گیا جس میں بالترتیب 15 اور 22 انصار نے حصہ لیا۔ تینوں دن انفرادی رابطوں کے لئے دورے کیے گئے اور 40 انصار، 40 خدام اور 20 اطفال کو نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی۔

مورخہ 29 جون بروز سوموار اختتامی تقریب بعد نماز مغرب منعقد کی گئی۔ اس میں بطور مہمان خصوصی مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ مقامی ربوہ مدعو تھے۔ اختتامی تقریب کی اجتماعی حاضری 161 تھی۔ تلاوت، عہد، نظم، رپورٹ، تقسیم انعامات اور خطاب ودعا ازمہمان خصوصی کے بعد شرکاء کو کھانا پیش کیا گیا۔

(خلاصہ رپورٹ مرسلہ مکرم زعیم صاحب)

۲۔ سالانہ اجتماع مجلس رفاہ عام سوسائٹی کراچی

مورخہ 14 دسمبر 2008ء کو مجلس رفاہ عام نے اپنا پہلا تربیتی سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ اس مجلس کی کل تجنید 65 ہے۔

افتتاح کے لئے مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع کراچی تشریف لائے۔ تلاوت مکرم صوفی محمد اکرم صاحب نے کی اور مکرم محمد رمضان صاحب نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد مکرم محمد سرور صاحب زعیم اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد ناظم صاحب نے ضلع افتتاحی خطاب کیا۔ 49 انصار تقریب افتتاح میں شامل ہوئے۔ اجتماع میں درج ذیل مقابلہ جات کرائے گئے۔

مقابلہ حسن قرأت، مقابلہ تقریر، میوزیکل چیئر اور کلائی پکڑنا وغیرہ۔ تربیتی پہلو سے ''دعوت الی اللہ اور انصار بھائیوں کی ذمہ داری'' کے عنوان سے مکرم فضل الٰہی صاحب مربی سلسلہ نے خطاب کیا۔

اس کے بعد نماز ظہر وعصر ہوئی اور کھانے کے بعد پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اس کے بعد اجلاس دوم کا آغاز ہوا۔ جس کی صدارت مکرم سعدی زکریا خان صاحب صدر حلقہ ڈرگ کالونی نے کی۔ تلاوت مکرم ملک مسعود احمد صاحب نے کی۔ اس مرحلہ میں مقابلہ نظم اور فی البدیہہ تقریر ہوا۔

اس کے علاوہ مکرم نسیم تبسم صاحب مربی ضلع کراچی نے تربیتی پہلو سے خطاب کیا۔

اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم محمود احمد قریشی صاحب نے کی۔

تلاوت مکرم عبدالجبار صدیق صاحب نے کی پھر عہد ہوا۔ اس کے بعد نظم پڑھی گئی۔ مکرم زعیم صاحب اعلیٰ مجلس رفاہ عام سوسائٹی نے شکریہ ادا کیا۔

پھر تقسیم انعامات ہوئی۔ اس کے بعد ناظم صاحب علاقہ نے اختتامی خطاب فرمایا اور آخر میں مکرم عبدالخالق سولنگی صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں مکرم مزمل بشیر شاہد صاحب منتظم عمومی، مکرم فرحت اللہ ضیاء صاحب اور مکرم طاہر محمود صاحب نے خصوصی طور پر حصہ لیا۔

ان کے علاوہ جن بھائیوں نے خصوصی تعاون فرمایا ان کے نام درج ذیل ہیں۔
مکرم شوکت علی صاحب، مکرم کامران شہزاد صاحب اور مکرم نعمان احمد نجم صاحب۔
(خلاصہ رپورٹ مرسلہ مکرم مزمل بشیر صاحب منتظم عمومی)

۳۔زیارت مرکز و پکنک مجلس ضلع سرگودھا

مورخہ یکم اگست 2009ء کو اراکین مجلس عاملہ انصاراللہ ضلع سرگودھا بغرض پکنک شام ساڑھے چار بجے سرگودھا سے گاڑیوں پر مرکز سلسلہ ربوہ کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں آسیاں والا کینال ریسٹ ہاؤس میں نماز ظہر وعصر ادا کی گئی۔
شام چھ بجے قافلہ بہشتی مقبرہ پہنچا۔ دعا کے بعد ''سرائے ناصر'' میں قیام ہوا۔
نماز عشاء کے بعد مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا۔ اس وقت حاضری 36 تھی۔

اگلے دن نماز فجر بیت المبارک میں ادا کی گئی۔ ناشتہ دار الضیافت میں کیا گیا۔ اس کے بعد قافلہ کی صورت میں ممبران بیوت الحمد پارک تشریف لے گئے۔ اپنی نوعیت کے منفرد پارک سے تمام ممبران نے خوب لطف اٹھایا۔ دن گیارہ بجے انصاراللہ گیسٹ ہاؤس واپسی ہوئی۔ جہاں محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان اور دیگر مرکزی عہدیداران نے ممبران کو ہدایات سے نوازا۔

ایک بجے دوپہر تمام ممبران سوئمنگ پول تشریف لے گئے۔ جہاں تیراکی سے لطف اندوز ہوئے۔ ایک ممبر مکرم سید صفدر علی شاہ صاحب نے پھلوں سے ممبران کی تواضع کی۔ دوپہر کا کھانا دار الضیافت سے کھانے کے بعد ظہر بیت المبارک میں ادا کی گئی اور اس کے بعد واپسی ہوئی۔

(خلاصہ رپورٹ مرسلہ مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب ناظم ضلع)

۴۔فری میڈیکل کیمپ چک ۲۲ شمالی سرگودھا

مورخہ 11 اگست 2009ء کو مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب قائد ایثار کی زیرنگرانی چک 22 شمالی ضلع سرگودھا میں مکرم چوہدری اشفاق احمد جگ صاحب کے گھر فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ سرگودھا سے مکرم ڈاکٹر سلطان اعظم صاحب اس کیمپ میں شریک ہوئے۔ 300 مریضوں کا معائنہ اور ان کا مفت علاج کیا گیا۔
غیر از جماعت دوستوں کا اس کیمپ کے انعقاد میں خصوصی تعاون حاصل رہا۔ مکرم چوہدری اشفاق احمد صاحب نے مہمانوں کی نہایت عمدہ مہمان نوازی کی۔

(خلاصہ رپورٹ ایضاً)

۵۔اجتماع تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور

مورخہ 14 جون 2009ء کو چک 192 مراد میں تحصیل حاصل پور کا اجتماع ہوا۔
اس اجتماع میں مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب مربی سلسلہ ضلع بہاولپور، مکرم حمیداللہ باجوہ صاحب ناظم ضلع بہاولپور، مکرم مبشر احمد سدھو صاحب سیکرٹری جنرل و وقف نو ضلع بہاولپور اور چوہدری محمد اقبال گھمن صاحب نائب ناظم عمومی علاقہ وفد کی صورت میں شامل ہوئے۔ اجتماع کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی جو مکرم محمد افضل صاحب نے کی۔ مکرم نذیر حسین نعیم صاحب ناظم انصاراللہ علاقہ بہاولپور نے عہد دہرایا۔ اس کے بعد ایک طفل نے نظم پڑھی۔ اسکے بعد مکرم محمد اقبال گھمن صاحب نے تقریر کی۔ مکرم حمیداللہ باجوہ صاحب نے نماز باجماعت کے موضوع پر تقریر کی۔ اسی طرح مکرم محمد افضل متین صاحب معلم وقف جدید چک 92 امراد نے آنحضرت ﷺ کے انداز تربیت کے موضوع پر تقریر کی۔ ایک تقریر ''وقف عارضی و تعلیم القرآن'' کے موضوع پر ہوئی۔ جو مکرم محمد اکبر احمدی معلم وقف جدید چک نمبر 84 فتح نے کی۔
مکرم محمد اکرم صاحب چک نمبر 161 مراد نے اپنا منظوم پنجابی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح میں سنایا۔
اس کے بعد مکرم عبدالرزاق صاحب معلم وقف جدید نے ''انصاراللہ کی ذمہ داریاں اور تقاضے'' پر تقریر کی۔ مکرم صفدر علی صاحب نے حقیقی احمدی کون ہوتا ہے کے موضوع پر چند منٹ گفتگو کی۔
مکرم مبشر احمد سدھو نے ''نظام خلافت کا قیام'' کے موضوع پر تقریر کی۔
اس کے بعد مکرم مربی صاحب ضلع جناب عبدالمغنی زاہد صاحب نے خطاب کیا۔
مکرم ناظم صاحب ضلع نے بھی احباب سے خطاب کیا اور اختتامی دعا مکرم مربی صاحب ضلع نے کرائی۔ اجتماعی حاضری 70 تھی ایک غیر از جماعت دوست بھی میں شریک رہے۔

(خلاصہ رپورٹ مکرم نائب ناظم عمومی صاحب)

۶۔ پکنک مجلس عمرکوٹ سندھ

مورخہ 7 جون 2009ء کو مجلس انصاراللہ ضلع عمرکوٹ کے زعماء مجالس و ضلعی عاملہ کے ممبران نے ''چھ دڑی'' کے مقام پر پکنک منائی۔ یہ جگہ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے زرعی فارم ''ناصر آباد'' سے تقریباً چھ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔
اس پروگرام میں صدران جماعت و ضلعی عاملہ کے ممبران ہمربیان و معلمین سلسلہ کو محترم امیر صاحب ضلع نے خصوصی دعوت دی ہوئی تھی۔ اسی طرح محترم امیر صاحب ضلع میرپورخاص اوران کی عاملہ بھی خصوصی دعوت پر اس پکنک میں شامل ہوئے۔ آموں اور بریانی سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ پکنک میں مجموعی حاضری 100 رہی۔

(خلاصہ رپورٹ مکرم عبدالمجید صاحب ناظم ضلع)

۷۔ وقار عمل مجلس دوالمیال

مورخہ 18 فروری 2009ء مجلس انصاراللہ دوالمیال ضلع چکوال نے اجتماعی وقار عمل کیا۔ یہ وقار عمل 2 تا 4 بجے بعد دوپہر احمدیہ قبرستان میں کیا گیا۔ اس وقار عمل میں 100 پودا قبرستان میں لگایا گیا۔ اجتماعی حاضری 29 رہی۔

(ماخوذ از رپورٹ مرسلہ ناظم انصاراللہ ضلع چکوال)

۸۔ وقار عمل مجلس مقامی ربوہ

مورخہ 6 جنوری 2009ء کو صبح آٹھ تا ساڑھے نو بجے مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام ایک اجتماعی وقار عمل دارالصدر غربی ربوہ میں کیا گیا۔ یہ وقار عمل محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان کی خصوصی ہدایت پر کیا گیا۔ اس وقار عمل میں بڑی سڑکوں کی عمومی صفائی کے علاوہ جڑی بوٹیوں اور گھاس کو تلف کیا گیا۔ گڑھوں کو مٹی ڈال کر ہموار کیا گیا۔ وقار عمل کے آخر پر کینو سے شرکاء کی تواضع کی گئی۔

(ماخوذ از مرسلہ رپورٹ مکرم صدیق احمد منور صاحب منتظم عمومی انصاراللہ مقامی ربوہ)

۹۔ وقار عمل مجلس انصاراللہ کراچی

مورخہ 2 اگست 2009ء بروز اتوار مجلس انصاراللہ ضلع کراچی نے ''عزیز بھٹی پارک گلشن اقبال کراچی میں اجتماعی وقار عمل کیا۔ پارک کا جائزہ لیکر ضروری سامان کی فہرست بنائی گئی۔ پارک کو 10 بلاک میں تقسیم کیا گیا اور ہر بلاک کا ایک نگران مقرر کیا گیا۔ وقار عمل صبح 9 بجے مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی سلسلہ کی دعا سے شروع ہوا۔ وقار عمل کے لئے پلاسٹک تھیلے مہیا کیے گئے۔ بعد ازاں ان تھیلوں کو ایک ٹرک میں ڈال کر جو ایک احمدی دوست کا تھا۔ مناسب جگہ پہنچا دیا گیا۔ ایک گھنٹہ تک وقار عمل جاری رہا۔ جملہ شرکاء کو ناشتہ مہیا کیا گیا۔ اس پروگرام میں مکرم نواب مودود احمد خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے بھی شرکت فرمائی۔ مجموعی طور پر حاضری 491 تھی۔

(ماخوذ از رپورٹ مرسلہ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع کراچی)

۱۰۔ ریفریشر کورسز مجالس ضلع سرگودھا

جون 2009ء میں ضلع سرگودھا کی مجالس کے ریفریشر کورسز ہوئے۔

مورخہ 5 جون کو نظامت مجلس انصاراللہ ضلع سرگودھا کا ماہانہ اجلاس ہوا۔ جس میں ضلعی عاملہ کے 15 ممبران،

8 بلاک لیڈرز اور 15 نگران حلقہ جات شامل ہوئے۔ تلاوت،عہد اور دعا کے بعد عمومی ہدایات سے آگاہ کیا گیا اور بلاک وائز ریفریشر کورسز کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ حسب پروگرام بلاک وائز رپورٹ درج ذیل ہے۔

جرأت بلاک۔ مورخہ 8 جون کو ریفریشر کورس ہوا۔

صداقت بلاک۔ مورخہ 9 جون کو ریفریشر کورس ہوا۔

سرگودھا شہر۔ مورخہ 7 جون کو صبح 9 تا 11 بجے تک ریفریشر کورس ہوا۔

حفاظت بلاک۔ مورخہ 21 جون کو یہاں ریفریشر کورس ہوا جو دو بجے تک جاری رہا۔

لیاقت بلاک۔ مورخہ 19 جون کو ریفریشر کورس ہوا۔

امانت بلاک۔ مورخہ 26 جون کو ریفریشر کورس ہوا۔

(ماخوذ از رپورٹ مرسلہ مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب ناظم انصاراللہ ضلع سرگودھا)

۱۱۔ریفریشر کورس مجلس ڈیفنس لاہور

مورخہ 10 جنوری 2009ء بروز ہفتہ کمیونٹی سنٹر اسٹیٹ لائف ہاؤسنگ سوسائٹی میں زعامت حلقہ ڈیفنس انصاراللہ کا ریفریشر کورس ہوا۔صدارت مکرم ڈاکٹر عمران سوری صاحب نمائندہ ناظم صاحب ضلع لاہور نے کی۔تمام شعبہ جات کا جائزہ لیا گیا اور کمزوریوں کو دور کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی۔حاضری 39 رہی۔آخر میں شرکاء کو کھانا پیش کیا گیا۔

(ماخوذ از رپورٹ مرسلہ مسعود احمد سلیم صاحب)

۱۲۔مجالس ضلع سرگودھا کا جلسہ

مورخہ یکم فروری 2009ء کو مجالس انصاراللہ ضلع سرگودھا کے تحت سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے کی۔

اس جلسہ میں مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نائب صدر اول، مکرم رانا منیر احمد خان صاحب نائب صدر صف دوم، مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب شامل ہوئے اور صاحب صدر نے افتتاحی خطاب فرمایا اور اس کے بعد دیگر مرکزی مہمانوں نے بھی تقاریر فرمائیں۔اس جلسہ میں محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان بھی شامل ہوئے۔ 59 میں سے ضلع کی 57 جماعتوں نے اس جلسہ میں نمائندگی کی۔مجموعی حاضری 1719 تھی۔

۱۳۔صد سالہ خلافت جوبلی سیمینار نارووال

مورخہ 23 نومبر 2008ء بروز اتوار جماعت احمدیہ ضلع نارووال کو'صد سالہ خلافت جوبلی سیمینار'' منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔

تلاوت اور نظم کے بعد محترم ڈاکٹر عرفان اللہ خاں صاحب امیر ضلع نارووال نے ضلع میں ہونے والی ترقیات سے احباب کو آگاہ کیا۔

اس کے بعد مہمان خصوصی نے احباب جماعت کو خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے، پنجوقتہ نماز کی ادائیگی، ایم ٹی اے سے استفادہ کرنے اور لڑکیوں کو حق وراثت دینے کی طرف توجہ دلائی۔آپ نے فرمایا قرآن کریم میں حق وراثت کا ذکر ہے جبکہ جہیز کا کوئی ذکر نہیں۔اسلئے حق وراثت کی ادائیگی فرض ہے جبکہ جہیز نفل ہے۔

آپ نے ضلع بھر سے آئے ہوئے عہدیداروں کو قواعد وضوابط کے کتابچہ کا مطالعہ کرنے اور احباب جماعت کی تعلیم وتربیت میں اپنے دائرہ میں رہتے ہوئے کام کرنے کی تلقین فرمائی۔اس کے بعد انعامات تقسیم کیے گئے۔یہ انعامات ان طلباء اور طالبات کو دیئے گئے جنہوں میں اپنی کلاس میں اچھی پوزیشن لیں تھیں۔

دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔آخر میں مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

(ماخوذ از رپورٹ مرسلہ چوہدری محمد طفیل صاحب نارووال شہر)

نیا سال مبارک ہو

کیا آپ نے ماہنامہ انصاراللہ کا چندہ ادا کر دیا ہے؟

براہ کرم اپنے چندہ کی شروع سال سے ہی ادائیگی فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

نیز اپنے پتہ جات میں کسی بھی قسم کی تبدیلی سے فوری طور پر دفتر ھذا کو مطلع فرمائیں! شکریہ

مینیجر ماہنامہ انصاراللہ

اراکین خصوصی واراکین مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان

برائے سال 2010ء/1389ھش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ دو سال کے لئے صدر انصاراللہ پاکستان اور نائب صدر صف دوم کے انتخاب کی منظوری کے بعد سال رواں (1389 ھش/2010ء) کے لئے مندرجہ ذیل اراکین خصوصی ومجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان کی منظوری بھی عطاء فرمائی ہے۔اللہ تعالیٰ سب کو احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اراکین خصوصی

1 مکرم ومحترم چوہدری حمید اللہ صاحب

2 مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب

3 مکرم ومحترم چوہدری شبیر احمد صاحب

4 مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب

اراکین مجلس عاملہ

1 نائب صدر اول وقائد تعلیم	مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب
2 نائب صدر صف دوم	مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب
3 نائب صدر	مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب
4 نائب صدر	مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب
5 قائد عمومی	مکرم عطاء الرحمان محمود صاحب
6 قائد تربیت	مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب
7 قائد تربیت نومبائعین	مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب
8 قائد ایثار	مکرم شاہد احمد سعدی صاحب
9 قائد اصلاح وارشاد	مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب
10 قائد ذہانت وصحت جسمانی	مکرم عبدالجلیل صادق صاحب
11 قائد مال	مکرم سید طاہر احمد صاحب
12 قائد وقف جدید	مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب
13 قائد تحریک جدید	مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب
14 قائد تجنید	مکرم منیر احمد بسمل صاحب
15 قائد اشاعت	مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب
16 قائد تعلیم القرآن	مکرم عبدالسمیع خان صاحب
17 آڈیٹر	مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب
18 زعیم اعلیٰ ربوہ:	مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب
19 معاون صدر:	مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب
20 معاون صدر:	مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب
21 مدیر ماہنامہ انصاراللہ:	مکرم محمد محمود طاہر صاحب

خاکسار

حافظ مظفر احمد

صدر مجلس انصاراللہ پاکستان

Monthly ANSARULLAH
Junuary 2010
Regd. # CPL-8/MDFD
EDITOR:Muhammad Mehmood Tahir
Ph: (047)-6212982Fax: (047)-6214631(C.Nagar 35460) E-mail:ansarullahpakistan@gmail.com

کرسیوں پر بیٹھے ہوئے: مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب قائد اشاعت ۔مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب صدر ۔مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر و قائد تعلیم
مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان ۔مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نائب صدر اول ۔مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب نائب صدر صفِ دوم۔
مکرم حافظ عبدالمنان کوثر صاحب پبلشر و مینیجر ماہنامہ انصاراللہ کھڑے ہوئے: مکرم مظفر احمد صاحب ۔مکرم فرحان احمد صاحب ۔ (گروپ فوٹو شعبہ اشاعت 2009ء)

کرسیوں پر بیٹھے ہوئے: مکرم مظفر احمد صاحب ۔مکرم حافظ عبدالمنان کوثر صاحب مینیجر و پبلشر ماہنامہ انصاراللہ ۔مکرم اعجاز احمد صاحب ۔مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب قائد عمومی ۔مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب
نائب صدر ۔مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر و قائد تعلیم ۔مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان ۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نائب صدر اول ۔مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب نائب صدر صفِ دوم
مکرم محمد سلیم جاوید صاحب ۔مکرم ناصر احمد شاد صاحب ۔مکرم محمد افضل صاحب ۔مکرم عبدالصمد خان صاحب ۔کھڑے ہوئے: مکرم منور احمد بھٹی صاحب ۔مکرم عرفان اللہ صاحب ۔مکرم نعیم احمد فاروق صاحب ۔
مکرم محمد آصف شہزاد صاحب ۔مکرم عمران احمد خان صاحب ۔مکرم ذوالفقار احمد صاحب ۔مکرم رانا عمیر احمد صاحب ۔مکرم طارق محمود منگلا صاحب ۔مکرم مرزا شفقت احمد صاحب ۔مکرم فرحان احمد صاحب (کمپیوٹر سیکشن)۔
مکرم پرویز مسیح صاحب ۔مکرم مسعود احمد ظفر صاحب ۔مکرم عامر مسیح صاحب ۔مکرم حافظ بشیر احمد صاحب